طاؤس و رباب

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

طاؤس و رباب

ام عبد منیب

www.kitabosunnat.com

مشربہ علم و حکمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مشربہ علم وحکمت محفوظ

نام کتاب ــــــــــ طاؤس ورباب
مؤلفہ ــــــــــ ام عبدمنیب
اہتمام ــــــــــ محمد عبدمنیب
ناشر ــــــــــ مشربہ علم وحکمت
قیمت ــــــــــ 45.00

ملنے کا پتہ:
☆ مشربہ علم وحکمت (دارالنشر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور ۔ پاکستان
☆ المكتبة السلفية:
(4 شیش محل روڈ لاہور ۔ پاکستان 54000) Ph: 092-042-2737164 Fax:092-042-7227981

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشتملات

- ساز، آواز اور الفاظ۔ از محمد مسعود عبدہؒ ۷
- آواز اور لہجہ ۲۷
- دین اسلام میں آواز کی اہمیت ۳۰
- موسیقی ۳۱
- عناصر ترکیبی ۳۱
- موسیقی کا بنیادی وصف ۳۳
- موسیقی یا خوش آوازی؟ ۳۵
- عید اور دف ۳۷

رسول اللہ ﷺ کا استقبال اور دف ۳۷

دف اور تقریب نکاح ۳۹

کیا ڈھولک دف ہے؟ ۴۰

جہاد اور شعر خوانی ۴۰

اثنائے سفر حدی خوانی ۴۲

غیر محرموں میں حسنِ صوت سے اجتناب ۴۲

تقریبات اور تالی بجانا ۴۴

- قرآن وحدیث میں امتناعِ موسیقی کے مختلف انداز ۴۶

موسیقی حرام ہے۔ ۴۷

آلاتِ موسیقی کی خرید وفروخت حرام ہے۔ ۴۷

موسیقی ممنوع ہے۔ ۴۸

موسیقی کا اہتمام کرنے والا ملعون ہے۔ ۴۹

موسیقی مشرکین وکفار کا وطیرہ ہے۔ ۴۹

موسیقی ناپسندیدہ ہے۔ ۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیقی شیطان کا کام ہے۔	۵۱
موسیقار شیطان کے آلۂ کار	۵۲
گانا سننا گناہ ہے۔	۵۲
موسیقی بے ہودہ کام	۵۳
جہاں موسیقی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے	۵۴
موسیقی شیطان کی آواز ہے۔	۵۵
موسیقی اور زیورات	۵۵
موسیقی سے انبیاء کو محفوظ رکھا گیا	۵۶
موسیقی عذاب الٰہی کا باعث	۵۷
اسکول اور گھنٹی	۵۹
o موسیقی اہل علم کی نظر میں	۶۰
o موسیقی کے جواز کے دلائل اور ان کا جائزہ	۶۴
موسیقی سکون آور ہے۔	۶۵
موسیقی روح کی غذا ہے۔	۶۷
موسیقی فطری جذبہ ہے اور سے کچلنا ظلم ہے۔	۶۸
موسیقی بیماروں کو تندرست کر دیتی ہے۔	۶۹
ہم موسیقی سے تاثر نہیں لیتے۔	۶۹
موسیقی عبادت ہے۔	۷۰
عشق مجازی سے عشق حقیقی تک پہنچنے کا زینہ	۷۰
خاص شرائط کے ساتھ سماع جائز ہے۔	۷۲
موسیقی تبلیغ اسلام کا موثر ذریعہ ہے۔	۷۲
داؤد علیہ السلام کو بھی تو لحن دیا گیا تھا۔	۷۳
قرآن کو بھی لحن کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے۔	۷۴
رسول اکرم ﷺ نے خود حدی سنی۔	۷۶
موسیقی کی ترویج میں مسلمانوں کی شاندار خدمات ہیں۔	۷۶
دیدہ دلیری۔	۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت محرم اور موسیقی ۸۰
o نقصانات ۸۱
دماغی صلاحیت کا ضیاع ۸۱
وقت کا ضیاع ۸۳
دولت کا ضیاع ۸۳
افرادی توانائی کا ضیاع ۸۵
موسیقی جہالت کا فروغ ۸۶
جسمانی بیماریوں کا پھیلاؤ ۸۷
خود فریبی ۸۹
بے ہنگم شور سے سکون غارت ۸۹
ایذا رسانی ۹۰
بت پرستانہ انہماک ۹۱
موسیقی شراب اور ڈانس ۹۲
حسن پرستی خود پرستی ۹۳
دھوکہ دہی ۹۳
نظریں لڑانا ۹۴
حیا کے تقاضے پامال ۹۵
بے حیائی کا پھیلاؤ ۹۵
تبرج الجاھلیہ کا ارتکاب ۹۶
غیرت کا جنازہ ۹۷
قوم کی اجتماعی موت ۹۸
o موسیقی سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر ۱۰۰
o حرف دعا ۱۰۳
o ماخذ ۱۰۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جس میں کافی ترمیم اور اضافہ کیا گیا ہے۔ امید ہے قارئین کرام اس کو مفید پائیں گے۔

اللہ ہم سب کو شیطانی افکار، آلات اور علوم سے دور رکھے۔ آمین!

قارئین سے......اور خصوصاً علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس کی خامیوں......اور تسامحات سے ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ انہیں دور کیا جا سکے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر العباد: محمد عبدِ مُنیب بن محمد مسعود عبدہٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساز، آواز اور الفاظ

(ایک نفسیاتی تجزیہ)

موضوعِ سخن کے آغاز سے پہلے میرا فکر و شعور اور علم و قلم سربسجود...... اللہ کی بارگاہ سے اپنی تحریر میں ایسی سچائی، اخلاص اور اثر کی دعا مانگتا ہے جو پڑھنے والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ برحق ﷺ کے حکم کی تعمیل کا پختہ عزم پیدا کر سکے۔ آمین!

اے قوتِ تمام، اے مختارِ مطلق، اللہ، ہم گنہگاروں پر بے حد و حساب مہربانیاں اور رحم فرمانے والے میری دعا قبول فرما۔ آمین!

عہد کا تقاضہ:

معزز قارئین: اس کے ساتھ ہی میرے اور آپ کے اس مشترکہ عہد کا تقاضہ ہے جو میں نے اور آپ نے بلکہ سب مسلمانوں نے درج ذیل عبارت پر مشتمل الفاظ میں اپنے اللہ سے کر رکھا ہے۔

'لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰه مُحَمَّد رَسُول اللّٰه'۔

اللہ جل شانہ، تو وحدہٗ لاشریک ہے۔ ہم تیری فرماں روائی اور فرماں برداری کو

' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ '

www.KitaboSunnat.com

تسلیم کرتے ہیں ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم اس ہستی کو اپنا ہادی اور معلم، اپنا حکیم، معالج، اور اپنا تربیت دہندہ تسلیم کرتے ہیں، جن پر آپ نے منصب رسالت ونبوت کے تمام اعزازات، تمام عظمتیں اور ذمہ داریاں ختم کردیں اور اس کی فرمانبرداری کو اپنی فرمانبرداری کہہ کر مقام رفعت بخشا ہے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ وہ ہم کو جہاں چلنے کا حکم دیں گے ہم چلیں گے، جہاں وہ روکیں گے، ہم رک جائیں گے، اس عہد کا تقاضہ ہے کہ ہم اس ہادیء اعظم، محسنِ اکبر کے علمی اور عملی احسانوں کا اعتراف کریں، تصدیق کریں، اور بے شمار ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کریں، وہ اعظم یکتا، فقید المثال، معلم باعمل، جن کی تعلیم وتربیت کو قولاً اور فعلاً مکمل طور پر اختیار کرنے والوں کی لاتعداد اکثریت کے ضمیر پر دستک دے کر کہہ رہا ہے۔ ''میں آلات موسیقی توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں''

اپنے علم، اپنی سوچ اور خواہشات کو جس نے بھی اس رحمتِ دو عالم کی کتاب ہدایت اور سیرتِ طیبہ کی پیش کردہ تعلیم وتربیت کا فرماں بردار بنالیا وہ بوریا نشین ہر باطل شکوہ وسطوت شکن قوت بن گیا۔ فلاح وکامیابی نے اس کے قدم چومے۔ خوش نصیبی نے اس کو سینے سے لگایا

مختصر! بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام ہو اللہ تعالیٰ کے بعد ارفع واعلیٰ، افضل البشر ہستی پر جس کی فرمانبرداری ہمیں اس زندگی میں بھی اور موت کے بعد کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کا مستحق قرار دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب موضوعِ سخن

ساز ،آواز ،الفاظ اور سریلے گلے کی پیداوار موسیقی ، راگ ، راگنیاں، کلچر اور ثقافت کے عنوان سے پیش کئے جانے والے پروگراموں کے خالق ومعاون ہمارے معاشرے پر مجموعی طور پر کیسی کیسی مہربانیاں فرما رہے ہیں ،اس کا علمی اورنفسیاتی جائزہ پیش ہے۔

موسیقار،گلوکار،شاعر،آڈیو،ویڈیو،ریڈیو،فلم اور تمام ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ۔

- ہم نوجوان طالب علموں اور طالبات کوان کی پسند کی دھنیں اور گیت مہیا کر کے دورانِ مطالعہ ان کی دماغی تھکن کو دور کرتے جاتے ہیں۔
- ہم بیوپاریوں کو گاہکوں سے بھاؤ تول کرنے کی ذہنی کشمکش سے پیدا ہونے والی جسمانی تھکن کوان کی پسند کے نغمے پیش کر کے خوش وخرم کر دیتے ہیں۔
- ہم کسانوں کو کھیتوں میں کمرتوڑ محنت اور حالات کی مایوس کن حوصلہ شکن فضاؤں سے نکال کران کی پسند کی دھنوں اور گیت کے بولوں سے نیا ولولہ دیتے ہیں۔
- ہم بسوں ، ویگنوں، ٹرکوں اور ٹرالی کے ڈرائیوروں کو لمبے سفر کی اعصاب شکن زندگی کوان کی پسند کے مطابق کبھی وصال اور کبھی فراق......کبھی عشق ومحبت کے گیت، ڈسکو، پاپ میوزک، ٹھمریاں، دادرے،قوالیاں سنا کر چاق وچوبند کر دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

o ہم بے کاری اور عشق و محبت میں دل شکستہ، غربت کے گھائل نوجوانوں کے ارمانوں کو ان کی پسند کے نغموں سے تھپکیاں دیتے ہیں۔

o ہم من چلے رئیسوں کی تنہائیوں کو ان کی پسند کے نغموں سے جگ مگ کر دیتے ہیں اور تصورات میں چاروں طرف حسین، جوان، رقاصاؤں کے ڈیرے آباد کر دیتے ہیں اور عشق و محبت سے بھرپور ایسی دھنیں ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ ان کے جسم کا ہر حصہ بے ساختہ ان کی ردھم پر تھرتھرا اٹھتا ہے۔

o ہم بوڑھوں کی خواب گاہ میں ان کی پسند کے ایسے نغمے پیش کرتے ہیں کہ ان کے جذبات پھر سے جوان ہو جاتے ہیں۔ وہ بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں ۔

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

o بازاروں کے ہنگامے ہمارے نغموں سے حسین ہیں گلیوں اور محلوں کی آبادیاں ہمارے نغموں، گیتوں، اور دھنوں پر رقص کرتی ہیں،

o قومی ثقافت، کلچر، آرٹ، فن کے محافظ ہم ہیں، ہم سب آپ کے خدمت گار! آپ کی پسند کے سوا ہماری نظروں میں باقی سب ہیچ ہے۔

o مذکورہ اداروں کے سربراہ ان کی ہم نوائی میں حاکمانہ بلکہ آمرانہ انداز لئے بانگِ دہل اعلان کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم عوام کی پسند کا احترام کرتے ہیں، عوام ہماری جان ہیں، آن ہیں، ہم ان کی پسند کے سوا کسی کے پابند نہیں، عوام کی پسند کے خلاف بولنے والے اچھی طرح جان لیں، ہماری ثقافت اتنی مضبوط ہے کہ ان کے نومولود بچے کے کان میں اذان کی آواز ٹکرانے سے پہلے ہمارے نغموں کا رس گھلتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ شعر، موسیقی اور سریلی آواز آپس میں ہم آہنگ ہو کر جس انسان کے کانوں سے ٹکراتے ہیں اس کے جذبات میں ایک تلاطم پیدا ہوتا ہے مگر اس تلاطم کی لذت کا اثر انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یہ انسان کے عقل و ہوش کو مدہوش کر دیتا ہے، جذبات کو بے لگام کر دیتا ہے، اور جب جذبات بے لگام ہو جائیں تو معاشرہ میدانِ جنگ بن جاتا ہے، ایسے حالات میں ہر ایک کو صرف اپنے جذبات عزیز ہوتے ہیں ہر ایک کو اپنی ذات سے محبت، ہر ایک کو اپنی جان پیاری..... مختصر یہ کہ آپ جسے امرت اور آبِ حیات کہتے ہیں، ہمارا مشاہدہ کہتا ہے وہ ایسا زہر ہے جو چپکے سے انسان کے رگ و ریشے میں رچ بس کر اس کی تمام تعمیری توانائیوں کو بے لگام کر دیتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کسی موسیقار، شاعر، گائیک اور رقاص نے میدان جنگ میں اپنے دست و بازو کا مظاہرہ نہیں کیا۔

برا نہ مانیں، اختلافِ رائے تو اس جمہوری سیاست و قیادت میں قابلِ احترام ہے، اپنے ہی دعوے کو مدِنظر رکھئے اور غور کیجئے۔

ہم مسلمان ہیں ہم نے اپنے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنا حاکم و عادل مان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا ہے۔ان کی فرمانبرداری کا عہد ہمارے اسلام کا سنگِ بنیاد ہے۔اس کا حکم ہے کہ جب تم میں سے کسی دوفریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو آپس میں سر پھٹول مت کرو، جنگ وجدل نہ کرو، سیدھے اللہ اوراس کے رسول کی عدالت میں اپنا معاملہ پیش کردو۔

اللہ اوراس کے رسول کا فیصلہ یہ ہے کہ!

- صرف خوش آوازی سے قرآن پاک کی تلاوت کرنا اور اچھے شعر پڑھنا جائز ہے۔
- لیکن شعر یا سریلی آواز کے ساتھ سازوں اور شعروں میں ایسے الفاظ تلمیحات اور بندشیں جن سے جنسی جذبات میں تلاطم پیدا ہو، ناجائز یعنی حرام ہے۔
- گلوکار عورت کا سریلی آواز میں ایسے اشعار گانا جن میں عورتوں سے عشق لڑانے کا ذکر ہو یا گلوکار ایسے اشعار مردوں میں گانا ممنوع ہے۔

فیصلہ کی مزید تفصیلات ''طاؤس ورباب'' میں پڑھ لیجئے گا۔

میرا تو ایمان ویقین ہے کہ اگر ہم اپنی خواہشوں اور جذباتی لذتوں کے لئے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے حکم کی تکمیل کرنے کی بجائے تاویلات کرنے لگے یا دوسروں کے نام اور حوالے کو سہارا بنا کر حکم عدولی کی راہیں تلاش کرنے لگے۔تو ہمارا یہ فعل یقیناً اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے کئے ہوئے فرمانبرداری کے عہد کو توڑنے کی کوشش کے مترادف ہوگا۔

عہد شکن اور معاشرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے کسی خطہ میں چلیں جائیں۔ دنیا کے کسی مہذب یا غیر مہذب باہوش انسان سے پوچھئے۔ وہ یہی کہے گا کہ عہد شکنی سب سے زیادہ معیوب فعل ہے اور اگر اس عہد شکنی کا تعلق کسی حکمران سے ہو تو وہ غداری کہلاتا ہے، اور غداری کی سزا آپ جانتے ہیں۔

آپ ہی غور فرمایئے کہ اللہ جل شانہ اور رسول رحمت ﷺ سے بڑھ کر اور کون ہمارا حکمران ہوسکتا ہے؟ ان سے عہد شکنی گویا اپنی بدنصیبی کو گلے لگانا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ عہد شکن ہر زمانے اور ہر معاشرے میں ناقابلِ اعتماد اور انتہائی بے آبرو مخلوق کہلاتا ہے۔ آج اقوام عالم کو تو چھوڑ یئے، خود اپنے ملک اور اپنے معاشرے میں ہمیں ایک دوسرے پہ کتنا اعتماد ہے؟ ہم ایک دوسرے کی نظروں میں کتنے آبرومند ہیں؟ اس پر غور فرمایئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اپنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے عہد شکنی کر کے خود اپنی نظروں میں بے اعتماد، خود اپنے گھر، اپنے ملک میں اپنے معاشرہ میں،، بے آبرو ہو گئے ہیں۔ کہیں اپنے اللہ سے وعدہ کر کے اس کی نفی کی یہ سزا تو نہیں، کہ ہمیں اپنے ہی ادیب، شاعر، اور دانش ور منافق کہتے ہیں۔ آئے دن تقریروں اور اخبار کے بیانات میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے قول و فعل میں تضاد ہماری بربادیوں کا سبب ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ لکھنے والے خود بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کے حوالے سے قول و فعل میں متضاد ہی ہوتے ہیں، کہیں ہمیں یہ سزا بھی اللہ تعالیٰ سے منافقت کے سبب تو نہیں ملی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عوام کی پسند

اب آیئے عوام کی پسند کا تجزیہ کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ عوام کی پسند کیا کوئی خودرو پودا ہے جو خود بخود انسان کے دل و دماغ میں پیدا ہوتا ہے یا اس کا باقاعدہ بیج بویا جاتا ہے، آبیاری کی جاتی ہے، تب جا کر یہ پروان چڑھتا ہے۔ اس سوال کا جواب ہم اللہ کی کتاب ہدایت سے تلاش کریں۔ تو یہ ملتا ہے۔

(وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ)(بقرہ:۷۸)

''ان میں سے اَن پڑھ ایسے بھی ہیں، جو خود کتاب ہدایت کا علم نہیں رکھتے مگر اپنے گمان اور غیر یقینی تصورات میں مبتلا ہیں''۔

معاف فرمایئے گا۔ ان اَن پڑھ لوگوں کا حوالہ دینے کی ضرورت مجھے اس لئے محسوس ہوئی کہ بدقسمتی سے ہمارے ملک کی اکثریت تقریباً ۶۵ فیصد آج بھی اَن پڑھ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ان کی پسند یا ناپسند اپنی نہیں ہوتی بلکہ معاشرہ کے اہلِ علم، اہلِ قلم، اہلِ دولت و اقتدار ان کی پسند کا بیج بوتے ہیں، ان کی پسند کی آبیاری کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور صادق و مصدوق رسول ﷺ کے ہر فرمان کی تصدیق ہمارے آس پاس کے واقعات ہر لحہ کر رہے ہیں۔ یہ ایک دوسرا المیہ ہے کہ ہم ان کی توجیہہ کا رخ اللہ تعالیٰ سے ہٹا کر دوسرے مادی اسباب کی طرف کر دینے کے عادی ہیں۔ مثلاً ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا لکھا جو اپنی ذہانت لوگوں سے پہلے خود منوالیتا ہے پھر وہ کسی پارٹی یا جماعت کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد اور طریق کار کو ترتیب دیتا ہے تو اس وقت وہ اس کی اپنی پسند ہوتی ہے لیکن وہ اپنی پسند کو عوام کی پسند بنانے کے لئے پہلے چند بااختیار پڑھے لکھے لوگوں کے دلوں میں پارٹی کی پسند کا بیج بونے میں محنت کرتا ہے۔ پھر جب چند افراد کو پسند کر والیتا ہے تو سلسلہ اسی طرح آگے بڑھتا ہے۔ مختلف طبقہ کے لوگوں کے دلوں میں پارٹی کی پسند کا بیج بویا جاتا ہے۔ بارسوخ لوگوں کو جن میں اکثریت جاہلوں کی ہوتی ہے۔ مگر ان کی دھاک علاقہ کے دوسرے ان پڑھوں پر اچھی طرح جمی ہوتی ہے، ان کو دعوت دے کر بلوایا جاتا ہے۔ ان کو پارٹی کی کامیابی کے بعد بڑے بڑے فائدے پہنچنے کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ تب وہ پارٹی کو اپنے فائدے کے لئے پسند کرتے ہیں۔

اس کے بعد پارٹی کو عوام کی پسند بنانے کے لئے اخبارات ورسائل، ریڈیو، نغمے، فلم کار، شاعر، موسیقار، گلوکاروں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ گلی گلی، محلّہ محلّہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر، عوام میں ہر دل عزیز بنانے کے لئے مہم چلائی جاتی ہے۔ تب جا کر پارٹی عوام کی پسند بنتی ہے، لیکن پارٹی سے پہنچنے والے فائدے جوان پارٹی کے قائدین کے لئے ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں ان کی غیر یقینی کیفیت ہی رہتی ہے۔ یہ حقیقتِ حال اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد برحق ہے، ان پڑھ لوگوں کی پسند کی باگ ڈور پڑھے لکھے اہلِ قلم، شاعر، معلمین، اور تربیت کنندہ اداروں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب آپ ہی بتایئے کہ الیکٹرانک میڈیا، ریڈیو، ٹی وی، دوسرے ذرائع سے جب دن میں دو دو گھنٹے ہمارے نوجوان، ہمارے بچوں، ہماری انتہائی قابل احترام ماؤں بہنوں کو پہلے تو ہنس ہنس کر لوچ دار آواز میں لبھایا جاتا ہے۔ پھر ان بچوں، جوانوں، بوڑھوں، کی تعریف میں چند جملے کہے جائیں جب وہ مکمل طور پر متوجہ ہو جائیں تو انہیں ان کی پسند کہہ کر ایسا نغمہ، ایسی موسیقی، ایسی دھن، ایسے اشعار، ایسا رقص پیش کیا جائے کہ وہ سننے یا دیکھنے والوں کے جذبات میں طوفان پیدا کر دے تو اس کا ذمہ دار کون؟ جب کہ اس طوفان میں ایک قسم کی لذت ہوتی ہے جس کے اثرات بڑے خوفناک ہوتے ہیں۔

ساز، آواز، الفاظ اور ذہنی تناؤ:

ہم کوئی کام کر رہے ہوں، کسی بازار میں جا رہے ہوں، کسی گاڑی، کسی گلی، کسی محلّہ، کسی کھیت، کسی باغ، کسی ویرانے میں ہوں، ہمارا تعلق موسیقی، ساز، آواز، اور الفاظ کے سحر سے نہیں ٹوٹتا، ہم چاہیں یا نہ چاہیں، بسوں میں، کاروں میں، پیدل، یا سوار، ہمارے کانوں اپنی پسند کا زہر گھول رہے ہیں۔ جنسی انارکی کے رقص کی جھنکار ہمارے گھروں میں داخل ہو چکی ہے۔

آپ سب روز اخباروں میں اس کے نتائج پڑھتے ہیں کہیں بیوی، کہیں بہن، کہیں دوسرے قابلِ اعتماد رشتے جنسی انارکی میں اندھے ہو کر اپنے غیرت مند رشتوں کو مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ ان کو گولی مار کر فنا کر دیں اور خود بھی پھانسی کے تختہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چڑھ جائیں۔ایک بیٹے اور بھائی کا بیان آپ نے بھی اخبار میں پڑھا ہوگا''میں نے اپنی ماں اپنی بہن کو بہت سمجھایا وہ نہیں سمجھی۔ 'جب پیار کیا تو ڈرنا کیا' کے گیت نے ان کے عقل و حواس کو ایسا گرفت میں لیا کہ وہ باز نہ آئی، میں گاؤں کے لوگوں کے طعنے سن سن کر مشتعل ہو گیا' اور اسے مار ڈالا''۔صحافت کے ہاتھ'صحافت کے دماغ،ایسی خبریں شائع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کو یاد کر لیا کریں جس کا مفہوم یہ ہے۔

''جو لوگ فحاشی کی تشہیر کرتے ہیں، ان کے لیے عذاب الیم ہے۔''(سورہ نور)

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب مل کر فحاشی،جنسی انارکی،اعصابی تناؤ اور مایوسی جن فواروں سے پھوٹتی ہے ان کو بند کر دیں۔

مصلحِ قلب و نظر نبی رحمت،منبع علم و حکمت عالیہ ﷺ نے ہمیں متقی اور نیک بننے کا ایک بنیادی اصول دیا ہے،ارشاد ہے۔

عن عطیه سعدی قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس به حذر المأ ه باس (تر مذی، باب القیامه)

ترجمہ: عطیہ سعدی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کوئی بندہ اہل تقویٰ کا مقام نہیں پا سکتا تاوقتیکہ وہ ان چیزوں کو بھی نہ چھوڑ دے (جن چیزوں کے ارتکاب میں) بظاہر کوئی حرج نہ ہو،اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہو جائے جن میں حرج (گناہ) ہے۔

گویا عاقبت اندیشی کا تقاضہ ہے کہ ہر قول و فعل میں چوکنے رہیں۔بعض دفعہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتداء میں کسی کام کو یہ سمجھ کر، کر جاتے ہیں کہ اس میں حرج نہیں، کوئی ایسی بات کر جاتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں پھر طبیعت اس کی عادی ہو جاتی ہے اور بقول شاعر۔

خل الذنوب صغیرھا
وکبیرھا ذاک التقی
واصنع کماش ارض
الشوک یحذر مایری
لا تحقرن صغیرۃ
ان الجبال من الحصی

ترجمہ: چھوٹے اور بڑے گناہوں کو چھوڑنا ہی تقویٰ یعنی عاقبت اندیشی ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والی زمین پر انسان۔ چھوٹے گناہوں کو معمولی نہ جانو، دیکھو پہاڑ کنکریوں سے ہی بنتے ہیں۔

اس کا عملی مظاہرہ اور وحید المثال ہستی خیر البشر، مصلح ہوش وخرد، محمد واحمد ﷺ کے اس عمل میں ملاحظہ فرمائیں۔

''عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی حاشر و عاقب کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ جب آواز کی حدود سے نکلے تو انگلیاں نکال لیں۔'' (مسند احمد)

یہ عمل بظاہر معمولی نظر آتا ہے یا روشن خیال اس پر یہ تبصرہ کرسکتا ہے کہ سرِ راہ سننے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کیا حرج ہے؟ لیکن علمِ طبیعات، نفسیات، تجربات اور مشاہدات کا مطالعہ کرنے کی زحمت فرمائیں تو معلوم ہوگا۔

کان کے ذریعے جو آواز بھی ہمارے جسم کے اندر داخل ہوتی ہے وہ ہمارے جسم کی اندرونی دنیا پر بہت شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے آواز اور کان علم کا ذریعہ ہیں، آواز ہمارے کان میں ہیجان 'خوف، زلزلہ، خوشی، غم، اُداسی، نا اُمیدی کے احساس کو متحرک کرتی ہے، اس سے ہمارے اعصاب متاثر ہوتے ہیں، ہماری سوچ متاثر ہوتی ہے، سوچ کے مطابق ہمارا قول و فعل متاثر ہوتا ہے، کان وہ ذریعہ علم ہے جو ہمارے جسم کے اندر تمام نظام تعمیر و تخریب سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

اب آیئے ساز اور آواز کے زہریلے اثرات کا کھلی نظروں سے، تندرست ہوش کے ساتھ جائزہ لیں۔

نفسیاتی جائزہ:

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ فلم کا پلاٹ اور کردار تماشائیوں کے دل و دماغ پر اتنی بری طرح اثر انداز ہوتا ہے کہ خود تماشائی کو اس کا علم نہیں ہوتا۔

ہر نوجوان لڑکا لاشعوری طور پر اپنے آپ کو اس فلم کے ہیرو کی جگہ تصور کرنے لگتا ہے۔ ہر نوجوان لڑکی اپنے آپ کو اس فلم کی ہیروئن محسوس کرنے لگتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ لڑکے ہیرو کے لباس، فیشن، اندازِ گفتگو کی پوری جھلک یا نقل اختیار کر لیتے ہیں۔ کسی لڑکی کو دیکھ کر بے ساختہ ہیرو کی طرح ہیرو کے انداز میں کسی ہیروئن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعاقب میں گایا ہوا نغمہ تھرتھرانے لگتا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کو یہ تک احساس نہیں رہتا کہ اسے ایسی نگاہیں بھی دیکھ رہی ہیں جو اس حرکت کو اخلاق دشمنی سمجھتی ہیں۔ یہ ہی صورت ہم نوجوان لڑکیوں میں دیکھتے ہیں، فلم کی ہیروئینوں کا فیشن، لباس، بالوں کی قطع و برید نظر بازی کا انداز بالکل وہی ہوتا ہے جو ان کی محبوب اداکارہ کا ہوتا ہے، پھر ان کے تحت الشعور میں ان کا آئیڈیل بھی ویسا ہی مرد ہوتا ہے جیسا اس ہیروئن کا ہوتا ہے۔

خیال رہے کہ فلم تو ڈبوں میں بند ہو کر رہ جاتی ہے۔ مگر ساز، آواز اور گلوکار کی آواز تو آپ کے تعاقب میں آپ کے بیڈروم تک پہنچ جاتی ہے۔ آپ کی تنہائیوں اور دل و دماغ میں ایسی سما جاتی ہے کہ اکثر بے ساختہ ہونٹوں پر ہیروئن کے طربیہ یا المیہ گیت مع رقص و ساز تھرتھرانے لگتے ہیں۔

فکر طلب یہ بات ہے کہ ہم مسلمان ہیں، اقوام عالم جن کے برابر ہم اخلاق، اعمال، افکار، اور آزاد خیالی میں اُڑنا چاہتے ہیں، ان میں اور ہم میں بہت فرق ہے۔ بقول اقبال۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمی (ﷺ)

ہمارے اسلامی معاشرے میں عورت کا معیارِ حسن و جمال شرم و حیا ہے۔
ہمارے معاشرہ میں اس کا اخلاق باختہ ہو کر جنسی جذبات سے بھرپور اشعار سریلی سروں میں گا گا کر اپنے محبوب کو بلانا بالکل زیب نہیں دیتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے معاشرہ میں عورت کا مقام انتہائی قابلِ احترام ہے۔

عورت ایک گھرانے کی غیرت وحمیت کا ثبوت ہے۔تو دوسرے خاندان کی شرافت وعظمت کی دلیل ہے۔

عورت اسلامی معاشرہ میں شوہر کی اولاد یعنی اس کی نسل کی ماں ہے۔

ماں، جس کی عظمت وتقدس کو سلام کرنے اور احترام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ہدائت میں خصوصی ہدایات فرمائیں ہیں۔

ہمارے اسلامی معاشرہ میں وہ عورت، ماں کہلانے کی مستحق نہیں جو ننگے سر حیاو شرم کی لاش پر کھڑی ہو کر سر بازار ناچے گائے اور کہے۔

''.........ڈرنا کیا؟''

ساز آواز اور الفاظ کے بیو پاری ہمیں اپنے اللہ کی یاد سے غافل کر رہے ہیں۔ ہماری نسل کو اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے بدلے، اخلاق آوارگی کی محبت دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی یاد اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری جو ہماری سب سے بڑی قوت ہے۔وہ چھین کر ہمیں بزدل بنا رہے ہیں، اس سے پہلے کہ بقول احمد ندیم قاسمی صاحب ''رقص جسم کی شاعری ہے'' ہمیں اپنی نئی نسل جسم کی شاعری شروع کر دے ہمیں اپنی نسل کو بچانا ہوگا۔

محترم! تاریخ کے اوراق پلٹئے تو آپ کو پتہ چلے گا۔ساز وآواز اور موسیقی زدہ قومیں بزدل ہو جاتی ہیں۔آپ کہیں گے یورپ جس کا اوڑھنا بچھونا ہی میوزک ہے، بےحیائی ہے فحاشی ہے، وہ کیوں زمانے پر اپنی دھاک بٹھائے ہوئے ہے۔معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایئے گا آپ غلط کہے۔ پورا یورپ بزدل ہے۔ وہ بہادر نہیں، اس کی فیکٹریوں میں تیار ہونے والے جدید ہتھیار بہادر ہیں، ہائیڈروجن بم بہادر ہیں، آکسیجن بم بہادر ہیں، بمبار طیارے بہادر ہیں، فولاد کے چلتے پھرتے قلعے اور ٹینک بہادر ہیں۔

میں اپنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر یقین کی بنا پر یہ چیلنج کرتا ہوں کہ پورے مغربی ممالک جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر بلکہ وہ ہتھیار جن سے ایک دوسرے سے دو بدو یعنی آمنے سامنے جنگ کی جا سکے۔ میدان میں آئیں۔ ملت مسلمہ کے نہتے نوجوان جنگی فنون سے بے بہرہ ہونے کے باوجود ان شاء اللہ اپنی فتح کے پرچم آج بھی لہرا سکتے ہیں۔

اس وبا سے نجات کیسے؟

عام طور پر جب ہم اپنے احباب سے اپنے بچوں کو اس وبا سے دور رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم اس دوست نما دشمن کو گھر میں نہیں لائیں گے تو بچے آس پاس کے گھروں میں ہوٹلوں یا جہاں کہیں بھی ان کو موقع ملے گا وہیں اس کے پاس پہنچ جائیں گے۔ آپ کہاں کہاں سے روکیں گے۔ یہ وباء تو چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔

میری عرض ہے کہ سخت سردیاں یا سخت گرمیاں جب آتی ہیں تو وہ بھی ہمارے گھروں، چاروں طرف سے اپنا اثر لئے ہوئے آتی ہیں۔ اس وقت ہم اپنے معصوم بچوں کو اور خود کو ان کے اثرات سے بچانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غالباً اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمیں سخت سردی یا سخت گرمی سے پہنچنے والے نقصان کا یقین ہوتا ہے۔لیکن ہمیں اس دوست نما دشمن کے بارے میں یقین نہیں کہ یہ ہمیں کیسا خوفناک نقصان پہنچا رہا ہے اور اگر نقصان کا یقین ہے تو ہم اس نقصان کو سمجھ کر تفریح قبول کر رہے ہیں۔

معاف کیجئے گا۔سب سے پہلے تو ماں باپ کو خود اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔کہیں ہمارے اپنے تحت الشعور میں اس دشمن کی پسندیدگی کا چور تو نہیں؟اگر ہے تو پہلے اسے اپنے دل و دماغ سے نکالیں،اس کے بعد اپنی نسل کو اس دشمن سے بچانے کی تدبیریں سوچیں۔

ارادہ مستحکم ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کی تکمیل کرنے میں اپنی سعادت کا یقین ہو تو آپ اپنی اولاد کو اس خوبصورت بلا (ساز،آواز،الفاظ،تھرکتی بولتی تصویروں سے ترکیب پائے ہوئے دشمن) سے نجات پا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر وہ بات جس سے منع فرماتے ہیں۔اس کی وجوہات بھی بیان فرما دیتے ہیں اور اس کی خرابی کے دلائل بھی پیش فرما دیتے ہیں۔لہذا بچوں کو دلیل کے ساتھ سمجھائیے تو ان شاءاللہ کوشش کامیاب ہوگی۔بشرطیکہ پہلے خود اس ایمان دشمن دوست سے قطع تعلق کرنے کا فیصلہ کر لیں۔

ہم ان اداروں سے درخواست تو کر سکتے ہیں جو اس وقت ساز،آواز اور الفاظ و صورت فروشی کر رہے ہیں لیکن ہم ان کو جبراً بند نہیں کر سکتے۔حکومت کی اکثریت ہماری ہم نوائی کو قدامت پرستی قرار دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعر، موسیقار، ادیب اور حکمران کی انا کو اللہ تعالیٰ ہی سمجھیں۔ لیکن ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دلائل اور حسن انداز کے ساتھ اس وبال سے بچانا ہوگا۔ ہمیں پابند صوم وصلوٰۃ بننا ہوگا۔ ہم کو رات کی تاریکیوں میں اٹھ کر دعائیں مانگنا ہوگا۔ اے اللہ! ہماری، ہماری اولاد کی، ہماری ملت کی اصلاح فرما، حفاظت فرما، ان کو اعمال حسنہ کی جرأت عطا فرما۔ ہمیں اس مادی دنیا کی زنجیروں کو توڑ کر ان سے آزاد ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

میری ان معروضات کے بعد اب آپ طاؤس ورباب کے اوراق میں موسیقی، رقص، اور ساز وآواز کے بارے قرآن مجید کے کیا ارشادات ہیں۔ انہیں پڑھنے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ اللہ ہم سب کو اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد مسعود عبدہٗ

(❀❀❀❀)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

طاؤس ورباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ تجھ کو بتاتا ہوں، تقدیرِ امم کیا ہے؟

شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آواز اور لہجہ

اللہ تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے انسان کو اظہارِ بیان سکھایا، الفاظ عطا کئے، اور ان کے استعمال کا شعور بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے اس احسان کا ذکر یوں فرمایا۔

اَلرّحمٰنo عَلَّمَ الْقُرآنo خَلَقَ الْا نْسَانo عَلّمَهُ الْبَيَانُo

''رحمان نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے مافی الضمیر بیان کرنا سکھایا''۔ (رحمان: ۴ - ۱)

الفاظ کی ادائیگی کے لئے آلاتِ صوت، حلق، رگیں، زبان، دانت، اور ہونٹ عطا فرمائے اگر ان میں سے کسی ایک میں نقص واقع ہو جائے تو الفاظ کی ادائیگی بھی نقص زدہ ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کا ذکر یوں فرمایا۔

اَلَمْ نَجعَلْ لَّهٗ عَيْنَينِo وَلِسَاناً وَّ شَفَتَيْنِo وَهَدَينٰهُ النَّجْدَ ينِo

کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور دونوں نمایاں راستے نہیں دکھا دیئے۔ (سورۃ بلد: ۱۰)

عام حالات میں گفتگو کے وقت لہجہ ویسا ہی رہتا ہے۔ جیسا کہ آلاتِ صوت کی ساخت کی وجہ سے تشکیل پا چکا ہو۔ لیکن جب قلبی جذبات انتہائی خوشی یا غم سے دوچار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو انسان کے عضلات کے علاوہ دل و دماغ بھی متاثر ہوتے ہیں اور ان کی کیفیت چہرے پر نمودار ہو جاتی ہے۔ لہذا لہجہ بھی جذبات کا اثر قبول کرتا ہے۔ مثلاً

"تکلیف کے وقت آہ کے الفاظ بے ساختہ ہونٹوں سے نکلتے ہیں"۔

"خوشی کے وقت اخاہ"

"افسوس کے اظہار کے لئے افوہ"

ان الفاظ کا زیروبم ہر انسان کی زبان سے تقریباً ایک جیسا ہی ادا ہوتا ہے انسان جب غیر معمولی جذبات سے دوچار ہو تو لہجہ خود بتا دیتا ہے کہ انسان کس قلبی کیفیت سے گذر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جو قانونِ تغیر و تبدل نافذ کر رکھا ہے اس کی وجہ سے ہر وقت مختلف آوازیں ہمارے آلہ سماعت (کان) سے ٹکراتی رہتی ہیں...... بادل کی گرج...... بوندوں کی رم جھم...... آبشار کے گرنے کی آواز...... قدموں کی چاپ...... پتوں کی سرسراہٹ...... وغیرہ باہم ٹکرانے یا حرکت کرنے کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ ہر آواز کی صوتی لہریں ویسی ہی سنائی دیتی ہیں جیسا ان کی حرکت کے وقت ہوا کے ذرات میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز کی آواز ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہے۔

فطری یا وہبی لہجہ

جب تک جذبات معمول کے مطابق رہیں ہم اپنا مافی الضمیر فطری یا وہبی لہجہ میں بیان کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنوعی لہجہ

لیکن جب آواز اور لہجہ کو سوچ سمجھ کر ایک خاص انداز سے اختیار کیا جائے تو یہ مصنوعی لہجہ کہلاتا ہے۔ مصنوعی لہجہ اور آواز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسان نے جانوروں کو سدھایا۔ بلی، کتے، گھوڑے، بیل، وغیرہ کے لئے مختلف اشاراتی آوازیں وضع کیں۔

آواز اور مقصد

انسان کی قلبی کیفیات الفاظ میں ڈھل کر دوسروں کے آلہ سماعت تک منتقل ہوتی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر آواز کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے چنانچہ انسان حصولِ مقصد کے لئے زبان ہی کو بنیادی ذریعہ کے طور پر اپناتا ہے۔

- سیاستدان اپنی تقریروں کے ذریعے رائے عامہ اپنے حق میں ہموار کرتا ہے جس کی مقبولیت کا انحصار اس کی آواز کے مدوجزر پر ہوتا ہے۔
- دکاندار دلکش لب ولہجہ کے ذریعے گاہک کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔
- ایک مبلغ اپنے لہجہ میں تبلیغ کے مصالح پیشِ نظر رکھتا ہے۔
- ڈاکٹر اپنے مریضوں کی بیماری ختم کرنے کے لئے دوا کے ساتھ ساتھ سکون بخش الفاظ مریض کے دماغ میں بٹھاتا ہے۔
- ریڈیو، ٹی وی، فلم، سٹیج پر کام کرنے والے خوشی، غم، حیرت، افسوس یا دیگر تاثرات آواز ہی کے ذریعے ظاہر کرتا ہیں۔

آواز اپنی اہمیت اس قدر منوا چکی ہے کہ ہر شعبہ یا پیشہ کے لئے کسی مرد یا عورت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتخاب کرتے ہوئے ان کی آواز کا خاص خیال رکھا جاتا ہے، عوام سے رابطہ رکھنے والے شعبوں کے لئے خوش آواز افراد کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے آواز نے انسان کا کتنا ساتھ دیا ہے، تاریخ میں اس کی بہت سی مثالیں بھی ملتی ہیں اور ہولناک واقعات بھی۔

دین اسلام میں آواز کی اہمیت

دین اسلام نے آواز، زبان، الفاظ کے طریق استعمال کی خصوصی ہدایات دی ہیں۔ مثلاً دوسروں کی دل آزاری نہ کی جائے، صرف سچ بات کہی جائے، منکر سے روکا جائے، لہجہ شیریں اختیار کیا جائے۔ وغیرہ۔

آواز اور لہجہ کی اہمیت کا اندازہ موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا سے بھی ہوتا ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۝
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ (طٰہٰ آیت ۲۵ - ۲۸)

یا رب میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے، میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔

(❁❁❁❁❁)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

موسیقی

موسیقی کے عناصر ترکیبی

انسان نے جب دیکھا کہ مختلف چیزوں کے باہم ٹکرانے سے یا حرکت کرنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔تو اس نے ان آوازوں کو مرتب اور منظم کرنے کوشش کی،جس کے نتیجے میں آلاتِ موسیقی وجود میں آئے۔ابتدا میں یہ اپنی سادہ شکل میں تھے۔مثلاً چٹکی،سیٹی،تالی،وغیرہ۔رفتہ رفتہ بہت سے ساز ایجاد کئے گئے جن کی تعداد اب سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ان سازوں کو جب مترنم آوازوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا تو فنِ موسیقی کی تکمیل ہوگئی۔

لفظی ساخت اور مفہوم

موسیقی بعض لوگوں کے خیال میں سریانی زبان کا لفظ ہے،بعض یونانی لفظ ''میوز'' سے ماخوذ بتاتے ہیں۔جو بعد میں موسیقی بنا اور عربی میں یائے نسبتی بڑھا کر موسیقی بنالیا گیا۔بعض کے خیال میں یہ موسیقار پرندے کے نام سے ماخوذ ہے اس پرندے کی چونچ میں سات سوراخ ہوتے ہیں،جن سے مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں،جب اس کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو یہ گھاس پھوس اکٹھی کر کے اس کے گرد ناچنے لگتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔جس سے گھاس میں آگ لگ جاتی ہےاور یہ خود بھی اس میں جل کر مر جاتا ہے۔ اس پرندے کی عمر ۱۰۰۰ برس ہوتی ہے، اس پرندے کو یونانی میں 'قیقنس' فارسی میں 'آتش زن' اور ہندی میں 'دیپک لاٹ' کہتے ہیں۔۔

موسیقی کو انگلش میں میوزک، فارسی میں ساز وآواز؛ عربی میں تغنی، اردو میں گانا بجانا، ہندی میں راگ، تال اور سر کہتے ہیں۔

موسیقی کا موجد

آلاتِ موسیقی کا سب سے پہلا موجد تو بال تھا۔ جو قابیل کی نسل سے تھا جس نے عود، طنبورہ، اور بانسری ایجاد کی، وہ قنیان بن ملائیل تھا۔ جو تو بال ہی کا ہم عصر تھا۔ جس نے موسیقی کو بحیثیت فن اہمیت دی اور اس پر کتابیں لکھیں۔ اس کا نام فیثا غورس تھا۔ یہ فارس کا رہنے والا تھا، رقص یہودیوں کی ایجاد ہے جب سامری نے بچھڑا بنایا تو یہودیوں نے اس کے گرد رقص کیا۔ (از تلبیس ابلیس)

اس فتنے کی اصل جڑ

قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ جب شیطان ملعون ہو کر آسمان سے نیچے اتر آیا۔ تو کہنے لگا'' اے اللہ تو نے مجھے ملعون تو بنا دیا ہے یہ بتا کہ دنیا میں میرا علم کون سا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا تیرا علم جادو ہوگا۔ پھر کہنے لگا میری پسندیدہ آواز کون سی ہوگی؟ اللہ نے فرمایا گانا بجانا۔ پھر کہنے لگا میرا پسندیدہ مشروب کون سا ہوگا؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا! ہر نشہ آور چیز تیرا مشروب ہوگا'' (مدخل الشرع)

غور کریں تو جادو، گانا بجانا، اور نشہ آور اشیاء تینوں مشترک اوصاف کی حامل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مثلاً

- تینوں کا تعلق شیطان سے ہے۔
- ان تینوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔
- تینوں انسان کے عقل وہوش پر تسلط کر کے اپنی من مانی حرکات کرواتی ہیں۔

موسیقی کا بنیادی وصف

ہم سب کا مشاہدہ ہے کہ مترنم آواز سنتے ہی کانوں کے ساتھ دل کی بھی توجہ اسی کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔ موسیقی انسانی حواس پر قابو پا لیتی ہے۔ موسیقی کی سر کے ساتھ بے ساختہ سر ملانے کو جی چاہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں حرکت کرنے لگتے ہیں، جسم کی اسی قبیل کی حرکت کا نام رقص ہے، تالی یا سیٹی بجا کر گیت کے بول دہرانے کو جی چاہتا ہے، موسیقی انسان کے عقل وہوش کو اس طرح جکڑتی ہے۔ کہ گیت ختم ہونے کے بعد بھی انسان کئی منٹ تک اس کے سحر میں ڈوبا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ موسیقی میں کوئی ایسی قوت ضرور موجود ہے۔ جو انسان کے عقل وشعور پر قابو پا لیتی ہے یہی صفت جادو میں بھی ہے۔ جادو کرنے والا جس پر چاہے اپنا تسلط جما لے، جو جی چاہے کام لے، معمول کو بیمار کر دے، قوت حافظہ ختم کر دینا، پاگل کر دینا، میاں بیوی میں جدائی ڈالنا، سحر زدہ کے دل میں اپنی مرضی کے خیالات منتقل کرنا، آنکھوں کا وہی دیکھنا جو جادو کرنے والا چاہے، یہ سب جادو کے وصف ہیں، اسی وجہ سے جادو کو کفر کہا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دل ودماغ اور جسم کو خالق کی اطاعت سے روک کر اس کی خود اختیاری چھین کر، اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جادو ہی کی طرح انسان پر تسلط جمانے والی، اسے اپنے آپ میں گم کر لینے والی ، اسے اپنے نفسِ سحر میں جکڑ نے والی موسیقی......طرز ادا کی وہی شکل ہے جس کے بارے میں رسول ﷺ نے فرمایا!

''بعض بیان جادو ہوتے ہیں''

اس کی تائید اس مقولے سے بھی ہوتی ہے کہ 'حسن، موسیقی، اور گلاب کا پھول جادو ہیں......حواس پر قابو پانے کا عمل نشہ آور ادویات بھی کرتی ہیں، ہپناٹزم میں بھی مریضوں کا علاج اسی اصول کے تحت کیا جاتا ہے۔ساز آواز اور لہجہ کی مختلف کیفیات انسانی جذبات کو مختلف تاثرات سے ہمکنار کرتی ہیں۔

- آواز جب لوری کی شکل اختیار کرے تو روتا ہوا بچہ چپ ہو جاتا ہے یا سو جاتا ہے۔
- رزمیہ اشعار اور فوجی دھنیں فوجیوں میں لڑ مرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔
- نوحہ یا مرثیہ راگ کی ایسی قسم ہے جو دوسروں کے جذبات پر قابو پا کر ان کو رونے پر مجبور کر دیتا ہے۔
- طربیہ دھنیں عیش و نشاط کو انگیز کرنے کا خاصہ رکھتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی یا خوش آوازی

اسلام دینِ فطرت ہے، انسان کے فطری جذبات کے بہاؤ کو روکنا اس کی سرشت ہی نہیں، البتہ یہ فطری بہاؤ کا رخ ضرور متعین کرتا ہے اور منزل تک پہنچانے کے لئے انگلی پکڑ کر ساتھ چلتا ہے تاکہ یہ بہاؤ کسی غلط راستے کی طرف تباہ کن سیلاب بن کر انسانی کردار کو برباد نہ کردے۔

جذبات کے اظہار کے لئے مختلف پیرائے اختیار کرنا فطری تقاضا ہے اور اللہ کی دی ہوئی صلاحیت بھی، لیکن جب یہ پیرایہ فرد یا معاشرے کے لئے ضرر رساں راہوں پر چل نکلے تو اسلام اسے ضرور روکتا ہے، اسے اس کے ضرر سے آگاہ کرتا ہے اور صحیح رخ کے فوائد انسانی ذہن پر اُجاگر کرتا ہے۔

جب تک اظہارِ جذبات کا تعلق حسنِ صوت تک محدود رہے، اسلام اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا البتہ یہ شرط ضرور ہے کہ جذبات پاکیزہ اور بے ضرر ہوں، اگر ان میں بے حیائی ہو یا فرد اور معاشرے کے لئے ضرر رساں نفسِ مضمون ہو تو یہ عام گفتگو میں جائز ہے...... نہ فنِ شعر و نثر اور خطابت میں...... نہ حسنِ صوت میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدم علیہ السلام سے تا خاتم الانبیاء ﷺ کسی بھی شریعت نے حسن صوت سے منع نہیں فرمایا۔ عہد رسالت میں اس کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔

رسول ﷺ نے نکاح کے وقت، عیدین پر یا عورتوں کی نجی محافل میں باہم حسن صوت سے کچھ پڑھنے یا گانے کی اجازت عطا فرمائی ہے، بشرطیکہ ان کی آوازیں مردوں تک نہ پہنچیں اور مضامین فحش، ہجو یہ یا ضرر رساں نہ ہوں۔

یہ خوش آوازی وہ ہے جس کے ساتھ ساز نہ ہو اگر ساز بھی شامل ہو جائے تو یہ موسیقی کی شکل اختیار کر لیتا ہے، کیونکہ ساز فرد اور معاشرے کے لئے ہمہ پہلو ضرر رساں ہے۔ اس لئے بہر صورت ممنوع ہے۔ حالانکہ اس معاشرے میں فن موسیقی اپنے عروج پر تھی۔ اور بیسیوں آلاتِ موسیقی رائج تھے۔ البتہ دف اس سے مستثنیٰ ہے۔

دف ایک ایسا آلہ ہے جو گول پلیٹ کی طرح ہوتا ہے، اس پر چوٹ لگنے سے سر اور تال نام کی کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی، اس لئے اس کی اجازت دی گئی ہے، یہ اجازت بھی صرف حلقۂ خواتین تک محدود ہے۔ کیونکہ صنفِ نازک کی جسمانی ساخت اور قلبی رجحانات میں خالق نے بناؤ سنگھار، زیور، خوشبو، اور حسن و نزاکت سمودی ہے، اس کے برعکس پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی ایک ہلکا سا اشارہ بھی نہیں ملتا کہ مردوں نے دف استعمال کی ہو۔

یاد رہے کہ دف بجانا بھی صرف ننھی بچیوں اور لونڈیوں کا مشغلہ تھا۔ معاشرے کی آزاد اور شریف خواتین کا یہ مشغلہ ہرگز نہیں تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیداوردف

عید مسلمانوں کے لئے خوشی منانے کا دن ہے، رسول ﷺ نے اس دن ننھی بچیوں کو رخصت دی ہے کہ وہ دف بجا کر خوشی کا اظہار کریں چنانچہ عید کے روز عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ننھی بچیاں دف بجا رہی تھیں، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور کہا رسول اکرم ﷺ کے گھر میں شیطانی گانے کا کیا کام؟ آپ ﷺ نے فرمایا "رہنے دو آج عید کا دن ہے" (بخاری و مسلم)۔

معلوم ہوا کہ صحابہ گانے کے ساتھ بجانے کے آلے کو شیطانی کام سمجھتے تھے یعنی ان کے دلوں میں موسیقی سے اس قدر نفرت تھی۔

ربیع بنتِ معوذ کی شادی پر رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے، وہاں ننھی بچیاں دف بجا کر جنگِ بعاث کے اشعار گا رہیں تھی، آپ ﷺ کو دیکھ کر انھوں نے یہ شعر پڑھا!

وفينا نبي يعلم مافي غد

"اور ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی خبر رکھتا ہے" (صحیح بخاری)

آپ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ وہی پڑھو جو پڑھ رہی تھیں۔

ان کے غلط عقیدے کی فوراً اصلاح کر دی کیونکہ کل کیا ہوگا۔ یہ صرف اللہ جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ رسول ﷺ ایسے اشعار یا گیت پسند نہیں فرماتے تھے جن میں بے حیائی اگر چہ نہ ہو لیکن عقیدے کے بگاڑ کا مفہوم شامل ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا استقبال اور دف:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلِ مدینہ کے لئے خوشی کا اس سے بڑھ کر اور کوئی موقع آیا ہی نہیں جب کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان کے شہر کو اپنا دار رحمت بنانے کا شرف بخشا، اس روز ننھی بچیاں چھتوں اور راستوں پر دف لے کر کھڑی ہو گئیں اور یہ اشعار پڑھتی جاتی تھیں۔

طلع البدر، علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
مادعا للہ داع
ایہا المبعوث فینا
جئت بامر المطاع

ترجمہ:

ان پہاڑوں سے جو ہیں سمتِ جنوب
چودھویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا
کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے
شکر واجب ہے ہمیں اللہ کا
ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی
بھیجنے والا ہے تیرا کبریا

بنی نجار کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے دادا عبد المطلب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ننھیالی محلہ تھا،اس رشتے اور قربت کی مناسبت سے بنی نجار کی ننھی بچیاں یہ اشعار بھی دف کے ساتھ ساتھ پڑھ رہی تھیں۔

نحن جوار من بني نجار

يا حبذا محمد من جار

اس طرح آپ ﷺ ایک غزوہ سے واپس آئے تو ایک عورت نے کہا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ آپ ﷺ سلامت واپس آئے تو دف بجاؤں گی۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نذر مانی تھی تو پوری کر لے ورنہ نہیں۔(مسند احمد)

نذر ایک ایسا کام ہے جس میں شرک وکفر اور معصیت نہ ہو تو اسے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا بعض لوگ اسے گانے بجانے کے جواز پر دلیل لیتے ہیں۔حالانکہ اس حدیث میں صرف دف بجانے کا ذکر ہے۔

گانے کا نہیں اور دف بجانا جائز ہے،اس خاتون نے اپنی خوش آوازی کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا تھا بلکہ اس میں گانے کا اشارہ تک نہیں ملتا۔

دف اور تقریب نکاح:

رسول اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

''کہ حلال وحرام کے درمیان فرق دف ہے''(صحیح بخاری)

یعنی دف بجا کر اعلان کیا جائے تا کہ لوگ جان جائیں کہ فلاں مرد اور عورت کا نکاح ہو گیا ہے اور لوگ ان پر بدگمانی سے بچ جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ اس دور میں اعلان کے لئے دف یا بگل بجایا جاتا یا بلند آواز آدمی منادی کرتا تھا۔ رسول ﷺ نے نکاح کے اعلان کے لئے دف کے استعمال کی اجازت بخشی کیونکہ اس سے دونوں مقصد پورے ہو جاتے ہیں، اعلان اور خوشی کا اظہار۔ لیکن آپ ﷺ نے دیگر اعلانات کے لئے کبھی دف کا استعمال نہیں فرمایا، بلکہ آپ ﷺ ہمیشہ کسی بلند آواز آدمی کو اس کام کے لئے حکم فرماتے۔

کیا ڈھولک دف ہے؟

بعض لوگوں کے خیال میں ڈھولک دف کی طرح کا ایک آلہ ہے، اس لئے اسے تقریبات میں بجانے میں کوئی ہرج نہیں لیکن غور کیا جائے تو ڈھولک اور دف میں بہت بڑا فرق ہے۔ ڈھولک کے ساتھ سر اور تال ترتیب دی جاسکتی ہے جب کہ دف پر ایسا کرنا ممکن نہیں، دف سے تمام آلاتِ موسیقی پر جواز کا استدلال بھی درست نہیں بلکہ دورِ حاضر میں ایک داعیٔ دین کے لئے اس سے بھی اجتناب بہتر ہے کیونکہ عوام دف اور آلاتِ موسیقی میں فرق سے بے خبر ہیں، اس لئے دف کی اجازت سے اگر ایک مبلغ دین فائدہ اٹھائے تو عام لوگ آلاتِ موسیقی کو جائز تصور کریں گے، اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ دف سے بھی اجتناب کیا جائے۔

جہاد اور شعر خوانی:

جب صحابہ جہاد پر نکلتے تو کسی صاحبِ ذوق سے اشعار سنانے کی درخواست کرتے چنانچہ غزوہ خیبر پر جاتے ہوئے عامرؓ بن اکوع نے یہ شعر سنائے۔

اللھم لو لا انت ما اھتدینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولا تصدقنا ولا صلینا

فالقین سکینۃ علینا

وثبت الا قدام ان لقینا

(صحیح مسلم)

''الٰہی اگر تو ہم کو توفیق نہ دیتا تو ہم ہدائت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ وصلوٰۃ ادا کرتے، الٰہی ہمارے دلوں میں اطمینانِ غیبی القا فرما اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہم کو ثابت قدم رکھ۔''

غزوہ خندق کے موقع پر صحابہؓ خندق کھودتے جاتے اور نبی اکرم ﷺ فرماتے۔

اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ

فاغفر الانصار و المھاجرۃ

(صحیح مسلم)

''الٰہی زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو بخش دے''

صحابہ فرطِ مسرت اور جوشِ جہاد سے سرشار یہ اشعار ہم آواز ہو کر پڑھتے تھے۔

نحن الذین بایعوا محمدا

علی الجھاد ما بقینا ابدا

''ہم جب تک زندہ ہیں ہم نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے۔''

کئی اور جہادی مواقع پر حسنِ صوت سے رجز خوانی کا تذکرہ سیرت میں ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے ساتھ کسی دیگر آلہ موسیقی یا دف کا ذکر قطعاً نہیں۔

اثنائے سفر حدی خوانی

دورِ قدیم میں عموماً سفر پیدل کیا جاتا تھا یا اونٹوں، گدھوں، گھوڑوں پر، لوگ عموماً قافلہ کی صورت گھروں سے نکلتے، دورانِ سفر ذہن سے سفر کی تکان جھٹکنے کے لئے کوئی خوش آواز صاحب شعر پڑھتے تا کہ اہلِ قافلہ اس سے لطف اندوز ہوں اور سفر خوش گوار محسوس ہو، انسانوں کی طرح اونٹ بھی اس خوش آوازی سے لطف اندوز ہوتے اور تھکن بھول کر رفتار تیز کر دیتے۔ دورانِ سفر پڑھے جانے والے اشعار کو حدی کہا جاتا ہے اور پڑھنے والے کو حدی خواں۔

حدی کی تاریخ یہ ہے کہ نبی ﷺ کے آباء میں سے مضر بن مدرکہ کی ایک دفعہ اثنائے سفر انگلی کٹ گئی، ان کے منہ سے بے اختیار ایک خاص انداز سے..... یا یداہ یا یداہ نکلا، یہ مترنم آواز سن کر اونٹ تیز رفتاری سے چلنے لگا، اس کے بعد حدی کا رواج عام ہو گیا اور لوگوں میں اثنائے سفر اشعار پڑھنے کی روایت چل نکلی۔ عہد رسالت میں بھی یہ خوش گوار سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ایک بار حدی خواں انجشہ شعر پڑھ رہا تھا، قافلے میں خواتین بھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''انجشہ ہوشیار! کہیں آبگینے نہ ٹوٹ جائے'' (صحیح مسلم)

یعنی اپنی آواز کو زیادہ بلند کر و نہ سریلا کیونکہ قافلے کے ہمراہ خواتین بھی ہیں۔

غیر محرموں میں حسنِ صوت سے اجتناب:

اسلام میں غیر محرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کی لوچ دار اور سریلی آوازیں سننا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منع ہے کیونکہ ان دونوں صنفوں میں باہمی کشش پائی جاتی ہے جو محرک ملتے ہی بیدار ہو جاتی ہے، ان محرکات میں سرِفہرست آواز ہے جو کانوں سے ٹکرا کر اپنا کام دکھا جاتی ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا!

''ہوشیار! کہیں آبگینے نہ ٹوٹ جائیں۔'' (صحیح بخاری)

یہ مستقل اصول عطا کر دیا کہ خواتین شریک قافلہ ہوں تو حدی خواں کی آواز مردوں تک محدود رہنی چاہئے تا کہ نہ خواتین کے کانوں سے آواز ٹکرائے اور نہ ان میں کوئی غلط محرک بیدار ہو۔

اسی طرح دوسری اقوام میں جہاد کے موقع پر بگل بجانے کا رواج تب بھی تھا اور اب بھی ہے۔ مختلف فوجی دھنیں اور ترانے ہر قوم میں رائج ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ساز کی ان تمام صورتوں کو کبھی بھی پسند نہیں فرمایا ایسے مواقع پر صحابہ ہمیشہ نعرہ تکبیر بلند کرتے تھے۔

حاصل یہ کہ......

- خوش آوازی جائز ہے بشرطیکہ نفسِ مضمون اسلام کی کسی بھی تعلیم سے متضاد نہ ہو چاہے اس کا عقائد سے تعلق ہو یا معاشرے سے۔
- مخلوط مجالس میں خوش آوازی بہرحال منع ہے۔
- مرد، مردوں کی مجلس میں اور عورتیں عورتوں کی مجلس میں خوش آوازی سے اشعار پڑھ سکتی ہیں۔
- دف کی رخصت ضرور ہے مگر صرف محفلِ خواتین میں۔ اسے بحیثیت فن اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحیثیت ہمہ وقتی شوق اپنانا درست نہیں، صرف خوشی کی تقریبات میں استعمال کی جا سکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلامی ثقافت میں دف بجانے یا حسنِ صوت سے اشعار پڑھنے کا کام صرف ننھی بچیاں یا لونڈیاں کرتی تھیں۔

- دف کے علاوہ ساز نام کی کوئی چیز بھی حسنِ آواز کے ساتھ ملانا درست نہیں گویا آلاتِ موسیقی میں سے سب سے پہلی اور آخری چیز اگر جائز ہے تو وہ صرف دف ہے۔
- دف کا استعمال اعلانِ نکاح کے علاوہ دیگر اعلانات کے لئے ہرگز نہ کرنا بہتر ہے۔ عہدِ رسالت میں ان مقاصد کیلئے منادی سے یہ کام لیا جاتا رہا ہے۔

تقریبات اور تالی بجانا:

''عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ ایک فتویٰ کے جواب میں لکھتے ہیں۔ محفلوں میں تالی بجانا جاہلیت کے اعمال سے ہے اور اس کے متعلق جو کم از کم کہا جا سکتا ہے وہ اس کا مکروہ ہونا ہے۔ جب کہ دلیل سے حرام ثابت ہوتی ہے کیونکہ مسلمانوں کو کافروں کی مشابہت سے روکا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مکہ کے کافروں کی صفت بیان کرتے فرمایا ہے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً (انفال:۳۵)

''بیت اللہ کے پاس ان کی نماز کیا ہوتی ہے بس سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں''۔

مکاء سے مراد سیٹی بجانا اور تصدیہ سے مراد تالی بجانا ہے اور مومن کے لئے سنت یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جب وہ کوئی بات دیکھے یا سنے جو اسے اچھی لگے یا پسندیدہ ہو تو سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہے جیسا کہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ تالی بجانا بالخصوص عورتوں کے لئے مشروط طور پر مشروع ہے۔ جب وہ صلوٰۃ میں پیچھے کھڑی ہوں اور مرد بھی ہوں اور صلوٰۃ میں امام بھول جائے تو تالی بجا کر ان کے لئے تنبیہ کرنا مشروع ہے مگر مرد سبحان اللہ کہہ کر تنبیہہ کریں۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مردوں کے تالی بجانے میں کافروں اور عورتوں سے مشابہت ہے۔ مردوں کو دونوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ (فتاویٰ عبدالعزیز بن باز، ص ۲۲۹)

یاد رہے کہ دورانِ صلوٰۃ کے علاوہ تالی بجانا عورتوں کے لیے بھی پسندیدہ نہیں۔

(❀❀❀❀❀)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث میں امتناعِ موسیقی

کے مختلف انداز

اللہ تعالیٰ نے جو کام حرام ٹھہرائے ان کے لئے مختلف انداز اختیار فرمائے ہیں جن کی مثالیں قرآن حکیم کے اسلوب بیان میں بکثرت ملتی ہیں۔ مثلاً

- حرام کہہ کر۔
- منع کر کے۔
- ناپسندیدہ قرار دے کر۔
- کرنے والے کو ملعون قرار دے کر۔
- برے لوگوں اور مشرکین و کفار کا وطیرہ کہہ کر۔
- شیطانی کام کہہ کر۔
- کرنے والے کو شیطان کا آلہ کار کہہ کر۔
- باعث عذاب کہہ کر۔
- گناہ کہہ کر۔
- بے ہودہ کام کہہ کر۔

موسیقی کو حرام قرار دینے کے لئے یہ تمام انداز قرآن پاک اور احادیث میں ملتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بات یادرکھنی چاہئے کہ فرمانِ رسول ﷺ ترجمانِ کلام الٰہی ہے۔

أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (آل عمران:۱۳۲)

''اطاعت کرواللہ کی اور اس کے رسول کی''۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (نساء:۸۰)

''جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے رسول کی اطاعت کی۔''

اور متعدد آیات اس پر گواہ ہیں کہ جس طرح فرمانِ الٰہی ماننا فرض ہے اسی طرح اطاعت رسول ﷺ بھی فرض ہے۔

اب دیکھئے قرآن وحدیث میں مذکورہ بالا تمام پیرایوں میں موسیقی کے حرام ہونے کا ذکر موجود ہے۔

موسیقی حرام ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، میسر (جوا)، کوبہ (طبل)، غبیرا (عود بربط اور طنبورہ) اور تمام نشہ آور چیزیں حرام ٹھہرائی ہیں۔ (مسند احمد)

آلاتِ موسیقی کی خرید وفروخت حرام ہے:

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ گانے بجانے والی لونڈی کی قیمت اور آدمی کا گانا دونوں حرام ہیں۔ (نیل الاوطار)

ابو اسامہؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا اور ان کو گانا بجانا سکھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ وہ تمام آلات جو گانے بجانے میں معاون بنتے ہیں سب کی آمدنی یا کاروبار حرام ہے اور گانا بجانا اور سیکھنا سکھانا بھی حرام ہے۔

یہاں موسیقی کے ممنوع ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ گانا بجانے کا کام اس دور میں لونڈیاں کیا کرتی تھیں، شریف و آزاد لوگوں کا یہ شیوہ نہیں تھا، اور سب جانتے ہیں کہ لونڈیاں غیر مسلموں سے درآمد ہوتی تھیں' یہ قبیح کام غیر مسلموں کا تھا مسلمانوں کا نہیں۔

موسیقی ممنوع ہے:

ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے انتقال فرما گئے تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے صحابہ نے تعجب کیا تو فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے مجھے آنسو بہانے سے منع نہیں کیا البتہ دو آوازوں سے منع کیا ہے جو احمق اور فاجر کی آوازیں ہیں راگ گانا اور نوحہ کرنا۔''

صوت الاحمق...... اس لئے کہ راگ کی صورت میں انسان سر ہلاتا، ہاتھ پیر مارتا، جھوم جھوم کر چلتا، سیٹی یا تالی بجانے لگتا ہے جب کہ نوحہ کی آواز سن کر چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے ایسی حرکتیں اگر عام حالت میں کی جائیں تو انسان بے وقوف یا پاگل کہلائے گا کہ نہیں؟

صوت الفاجر...... اس لئے کہ یہ دونوں آوازیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شیطان سے وفاداری کا اعلان ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں گانا گانے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گانا سننے سے منع کیا ہے اسی طرح آپ ﷺ نے چغلی کھانے اور چغلی کی باتیں سننے سے بھی منع فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحاً اِنّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○ (لقمان:۱۵)

''زمین میں اکڑ کر نہ چل اللہ کسی خود پسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا''

معلوم ہوا کہ رقص سے صریح طور پر منع فرمایا گیا ہے اور رقص موسیقی ہی کا ایک جزو ہے، بھلا جس دل میں عذاب قبر اور حشر ونشر، پل صراط اور آخرت میں جواب دہی کا خوف مسلط ہو وہ خوشیوں میں کھو کر رقص کیسے کر سکتا ہے۔

ملعون قرار دے کر:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

جو آدمی گانے بجانے کا کام کرے یا اس کا اپنے گھر پر اہتمام کرے ان دونوں پر لعنت ہے۔ (بیہقی)

مشرکین و کفار کا وطیرہ:

اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے بارے میں فرمایا۔

مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَالْبَيْتِ اِلّا مُكَاءً وَّ تَصْدِيَه (الانفال - ۲)

''بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی نماز کیا ہوتی ہے بس سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی تالیاں اور سیٹیاں بجانا اس گھناؤنے کام کو عبادت میں شامل کرنا مشرکین و کفار کا وطیرہ ہے اور صلاۃ جیسی عظیم عبادت کے برعکس انتہائی گھناؤنا کام۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کو مخاطب کر کے فرمایا۔

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَ أَنْتُمْ سَامِدُوْنَ. (النجم ۵۹۔ ۶۱)

''اب کیا یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم تعجب کرتے ہو، ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور گانا بجا کر انہیں ٹالتے ہو۔''

ابن عباس، عکرمہ اور ابوعبیدہ نحوی کہتے ہیں کہ یمنی زبان میں سموذ گانے بجانے کو کہتے ہیں اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ کفار قرآن پاک کی آواز دبانے کے لئے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے زور زور سے گانا شروع کر دیتے ہیں۔ دوسرے معنی میں غافل ہونا، منہ موڑنا۔

موسیقی ناپسندیدہ ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا......

بعثت بکسر المزامیر۔

''میں آلات موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (نیل الاوطار)

رسول ﷺ کہتے ہیں میں ایک روز عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ تھا' آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی اور کانوں میں انگلیاں ڈال لیں جب آواز ختم ہوئی تو انگلیاں نکال لیں اور فرمایا کہ ایک دفعہ میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بانسری کی آواز سن کر ایسا ہی کیا۔ (احمد، ابوداؤد)

گویا آلاتِ موسیقی کی آواز رسول ﷺ کو سخت ناپسند تھی۔

موسیقی شیطانی کام:

جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ نے اسے مردود قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ○ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ○ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ○ (بنی اسرائیل، ۶۴)

''تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے، ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا، مال اور اولاد میں ان کے ساتھ ساجھا لگا اور ان کو دعوؤں کے جال میں پھانس اور شیطان کے وعدے ایک دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں''۔

بصوتک سے مراد شیطانی آواز ہے اور ہر وہ آواز جو صراطِ مستقیم سے ہٹا دے شیطانی آواز ہے۔ اس میں گانا بجانا بھی شامل ہے کیونکہ خود رسول ﷺ نے گانے بجانے کو شیطان کی آواز قرار دیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اے شیطان جا لوگوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے کی اپنے شور وغوغا اپنے نعرے۔ اور ہنگامے، اپنے ریڈیو اور سینما، اپنے گانے بجانے اپنے جلسے اور جلوسوں (الخ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریروں اور اعلانات اپنے اخبارات ورسائل اور اس قبیل کی ساری ہی چیزوں سے فائدہ اٹھاسکتا ہے تو اٹھالے۔"

موسیقار شیطان کے آلۂ کار:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بار ایک گانے والی عورت گا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جب یہ گا رہی تھی تو شیطان اس کی دونوں نتھنوں میں پھونک مار رہا تھا (احمد)

نیز فرمایا!

جب کوئی راگ کے ساتھ گاتا ہے۔ تو اس پر دو شیطان مسلط ہو جاتے ہیں جو اپنے پاؤں کے ساتھ اس کے سینے پر ناچتے ہیں۔ (طبرانی)

یعنی گانے والے کو شیطان کٹھ پتلی کی طرح اپنے اشاروں پر نچواتا ہے اور اس کی خواہش نفسانیہ کو ابھارتا ہے۔

گانا سننا گناہ ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنه ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال استماع الملاھی معصیة والجلوس علیھا فسق والتلذذ بھا کفر ہ (نیل الاوطار: ۱۰۰)

"ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ گانا سننا گناہ ہے، اس کے لئے بیٹھنا شرک اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی بے ہودہ کام:

قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِىْ لَهْوَالْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِعِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ○

''اور انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں اللہ کے راستے سے بغیر علم کے بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ایسے لوگوں کے لئے سخت عذاب ہے۔''

''اس آیت میں لہوالحدیث کا مطلب ہے'' ایسا کام جو اپنے آپ میں مشغول کر کے دوسرے کاموں سے غافل کر دے لیکن اس لفظ کا اطلاق بری اور بے ہودہ باتوں میں پر بھی ہوتا ہے مثلاً گپ، خرافات، ہنسی، مذاق، داستانیں، افسانے، ناول، گانا بجانا، اور اسی طرح کی دوسری چیزیں وغیرہ۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا لہوالحدیث سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے تین بار زوردے کر فرمایا ''ھو واللہ الغنا '' اللہ کی قسم یہ گانا بجانا ہے۔ عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، مجاہد، عکرمہ، سعید بن جبیر، حسن بصری اور مکحولؒ نے بھی یہ ہی کہا۔

اس آیت کا سببِ نزول یہ ہے کہ جب نبی ﷺ کی دعوت و تبلیغ و قرآنی کلام کے اعجاز سے اسلام پھیلتا ہی چلا گیا اور کفار کا ہر حربہ ناکام ہو گیا تو ایک کافر سردار نضر بن حارث ایران سے اسفندیار اور رستم وغیرہ کے قصے خرید لایا تاکہ قرآن مجید کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے لوگ اس طرف مشغول ہوں، صرف یہ ہی نہیں اس نے گانے بجانے والی لونڈیاں بھی خریدیں اور تاکید کی کہ وہ لوگوں کو خوب گانا بجانا سکھائیں، انہیں عیش و عشرت میں مشغول رکھیں تاکہ لوگ اسلام کی طرف سے ہٹ جائیں، یہ قریب قریب وہی چال تھی جس سے قوموں کے اکابر مجرمین ہر زمانے میں کام لیتے رہے ہیں۔ وہ عوام کو کھیل وتماشا اور رقص وسرود (کلچر) میں غرق کردینے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ انہیں زندگی کے سنجیدہ مسائل کی طرف توجہ کرنے کی ہوش ہی نہ رہے اور اس عالم مستی میں کسی کو سرے سے یہ محسوس ہی نہ ہونے پائے کہ انہیں کس تباہی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ (ماخوذ تفہیم القرآن، جلد چہارم)

جہاں موسیقی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے:

عـن ابـی هـريـرـة رضـی الله عنه ان رسول الله صلی الـلـه علیه وسلم قال لا تصحب الملا ئکه رفقة فیها کلب و جرس۔ (صحیح مسلم کتاب اللبا س و الزینه)

''ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنٹا یا کتا ہو۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور حفاظت کے فرشتے انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا رہے، جیسے ہی اطاعت کا دامن چھوڑے یا انسان کسی گندے کام کا ارتکاب کرے رحمت کے فرشتے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں احادیث کے مطابق تصاویر، گھنٹا، باجا، اور کتے کا وجود خاص طور پر رحمت کے فرشتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی آمد میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے، چاہے وہ رحمتِ دوعالم کا گھر ہی کیوں نہ ہو، جس کا ثبوت اس حدیث میں ملتا ہے کہ ایک روز ایک کتے کا بچہ کہیں سے آپ ﷺ کے گھر میں آ گیا۔ تو جبریلؑ آپ کے گھر میں داخل نہ ہوئے، کتے کو نکالا گیا تو پھر جبریلؑ داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے دیر کرنے کا سبب پوچھا تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں ہم داخل نہیں ہوتے۔ (مسلم)

مندرجہ بالا حدیث میں گھنٹا اور کتا دونوں کا ایک ساتھ ذکر ہے لہذا اپنی تاثیرِ خباثت ونجاست میں دونوں برابر ہیں۔

موسیقی شیطانی آواز ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الجرس مزامیر الشیطان۔ (صحیح مسلم کتاب اللباس و الزینہ)

ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔

نیز جب نبی ﷺ غزوہ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اونٹوں کی گردنوں سے گھنٹیاں اتار دی جائیں (نسائی بحوالہ البدایہ والنہایہ، ابن کثیر)

معلوم ہوا کہ موسیقی کی سادہ سی قسم گھنٹا یا گھنٹی شیطانی آواز ہے۔ جب کہ اس کی ترقی یافتہ شکلیں تو بدرجہ اولی شیطانی کام اور آواز ہیں۔

موسیقی اور زیورات:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو آواز موسیقی سے مشابہ ہو وہ بھی ممنوع ہے چنانچہ کچھ زیورات ایسے بھی ہیں جن سے موسیقی ہی کی آواز پیدا ہوتی ہے، مثلاً پازیب، کنگن، چوڑیاں وغیرہ۔

خواتین کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس قسم کے زیورات پہن کر کسی ایسی جگہ نکلیں جہاں زیورات کی جھنکار کسی غیر مرد کے کانوں تک پہنچے کیوں کہ ان کی آواز سنتے ہی ان کی توجہ ادھر ہو جاتی ہے لہذا خواتین کو اس بارے میں محتاط رہنا چاہئے۔

خواتین ہی کیا کم سن بچیوں کو بھی ان سے بچانا ضروری ہے چنانچہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاں زبیر بن عوام کی کم سن بیٹی آئی، عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسے ہاتھوں میں اٹھالیا۔لڑکی نے حرکت کی تو گھنگھرو کی آواز آئی۔آپ نے دیکھا تو یہ پازیب تھی، آپؓ نے فوراً کاٹ دی اور فرمایا۔''رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔'' (فقہ عمرؓ)

یاد رہے کہ جہاں تک دوسرے زیورات کا تعلق ہے عورت کے لئے یہ جائز ہیں بلکہ اس کا خاوند پسند کرے تو عورت کا فرض ہے کہ زیور استعمال کرے، چاہے اسے ناپسند ہی کیوں نہ ہوں لیکن گھنٹی کی آواز والے زیور ہرگز نہ پہنے اور باہم ٹکرا کر آواز پیدا کرنے والے زیور چار دیواری میں استعمال کرے گھر سے باہر پہن کر نہ نکلے۔

موسیقی سے انبیاء کو محفوظ رکھا گیا:

موسیقی کے حرام ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو اس سے اسی طرح محفوظ رکھا جس طرح کفر، شرک اور شراب و جوئے وغیرہ سے۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے بچپن میں جب ان کی قوم نے اپنے جشن میں شرکت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے کہا تو آپ نے جانے سے انکار کر دیا بعد میں آپ نے کفار کے بتوں کو توڑا۔ اگر ابراہیم علیہ السلام اس دعوت پر تشریف لے جاتے تو یقیناً وہاں شراب وموسیقی سے واسطہ پڑتا لیکن اللہ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بچپن میں صرف ایک یا دو مرتبہ کسی شادی کی تقریب دیکھنے کا ارادہ کیا۔ جب شہر میں تقریب والے مکان میں اس مقصد سے پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نیند طاری کر دی اور تب بیدار ہوئے جب سورج طلوع ہو چکا تھا اور ہنگامہ رقص وسرود اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا (سیرت النبی ﷺ شبلی نعمانی)

اس کے علاوہ کسی بھی نبی کے بارے میں کسی ایسے جشن جہالت میں حصہ لینے کا اشارہ تک نہیں ملتا جس میں رقص ونغمہ، شراب وجوا یا بتوں پر چڑھاوے کا ارتکاب کیا جاتا۔

موسیقی عذابِ الٰہی کا باعث:

عن عمران بن حصين رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في هذه الامة خسف و مسخ وقذف فقال رجل من المسلمين يا رسول الله و متى ذالك؟ قال اذا اظهرت القيتان والمعازف و شربت الخمور (ترمذی)

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اس امت میں بعض لوگ زمین میں دھنس جائیں گے بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی اور پتھر کی بارشوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے واقعات ہوں گے۔ایک شخص نے پوچھا'اے اللہ کے رسول ﷺ ایسا کب ہو گا؟ فرمایا! ''یہ عذاب تب نازل ہوگا جب گانے والی عورتیں اور آلاتِ موسیقی کا عام رواج ہوگا اور کثرت سے شراب پی جائے گی۔'' نیز فرمایا!

''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ ان کے سروں پر گانے بجانے والیاں اور آلاتِ موسیقی ہوں گے۔اللہ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر بنادے گا۔'' (بخاری، ابن ماجہ)

نیز فرمایا۔''جو گانا بجانے کی مجلس میں بیٹھے گا اور گانا سنے گا، قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔'' (الجامع الصغیر، طبرانی)

ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کرم ﷺ نے فرمایا۔

۱۔ جب مالِ غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے۔
۲۔ جب امانت کو مالِ غنیمت سمجھ لیا جائے۔
۳۔ جب زکاۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔
۴۔ جب علمِ دین کو دنیا کے لئے حاصل کیا جائے۔
۵۔ جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔
۶۔ جب دوستوں سے قربت اور والد سے دوری اختیار کی جانے لگے۔
۷۔ جب مسجدوں میں شور وغل برپا ہونے لگے۔
۸۔ جب قبیلہ کا سردار فاسق آدمی ہو۔
۹۔ جب قوم کا رئیس ارذل اور بدترین آدمی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ جب شریر لوگوں کی عزت ان کے شر سے ڈر کر کی جانے لگے۔
۱۱۔ جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے۔
۱۲۔ جب شراب پی جانے لگے۔
۱۳۔ جب اس امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعنت کرنے لگیں۔

تو اس وقت تم انتظار کرو ایک سرخ آندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنسنے کا، صورتیں مسخ ہو جانے کا، اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جانے سے دانے بکھرتے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

اسکول اور گھنٹی:

مولنا مبشر احمد ربانی نے جہاں موسیقی کی ہر قسم کے حرام ہونے کے دلائل قرآن و سنت کے دیے ہیں وہاں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اسکول میں پیریڈ ختم ہونے پر بھی گھنٹی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی بجائے سپیکر کا استعمال کریں یا مرغ کی اذان ٹیپ کر لیں۔ یا کوئی اور متبادل طریقہ ہو کیونکہ گھنٹی شیطانی آواز ہے جیسا کہ حدیث ہے۔

الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم، کتاب اللباس)

''گھنٹی شیطان کے باجے ہیں''۔

اور جہاں گھنٹی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (صحیح مسلم، کتاب اللباس)

(آپ کے مسائل، حصہ دوم، ص ۵۸۷)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی اہلِ علم کی نظر میں

اب علماء کی رائے:

امام احمد۔ .... غناء دل میں نفاق اگا دیتا ہے جسے پانی میں کائی اگتی ہے۔(تلبیس ابلیس)

امام شافعی۔ .... غناء ولہو، مکروہ اور باطل چیز ہے جو غناء (موسیقی) سنے وہ احمق ہے اور اس کی شہادت باطل ہے۔(تلبیس ابلیس)

علماءِ حنابلہ۔ .... مغنی اور رقاص کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔(اغاثۃ اللّہفان)

امام مالک۔ .... اگر لونڈی خریدی اور اس کو گانے والی پایا تو اسے واپس کر دینا خریدار کا حق ہے کیونکہ یہ اس میں سب سے بڑا عیب ہے (اغاثۃ اللّہفان)

امام ابن جوزی۔......... راگ میں دو باتیں جمع ہیں ایک دل کو اللہ سے غافل کرنا اور دوسرے جلدی حاصل ہونے والی لذتوں کی طرف راغب کرنا۔ ان میں سب سے بڑی لذت خواہش حیوانی ہے اور اس کا ہر ایک کو بار بار حلال ذرائع سے حاصل ہونا محال اس لئے غناء زنا کا سبب بنتا ہے۔(اغاثۃ اللّہفان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر بن عبدالعزیز۔.......... اپنے بیٹے کے اتالیق کو ہدائت دیتے ہوئے فرمایا ''اپنی تعلیم میں سب سے اول لہو(موسیقی) سے نفرت کو رکھو، اس کا آغاز شیطانی اور انجام اللہ کی نافرمانی ہے۔(تلبیس ابلیس)

امام ابن تیمیہ۔ .... عورت اور مرد کے حیوانی جذبات پر راگ ایسے اثر کرتا ہے جیسی آگ پر تیل۔(اغاثة اللّہفان)

شیخ عبدالقادر جیلانی۔...... راگ اور گانا سننے سے نفسِ انسانی میں ایک برانگیختگی، شورش اور اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔اور یہ شوق اس کو حرام کی طرف کھینچتا ہے۔پس کسی شخص کو گانا بجانا نہ سننا چاہئے اگر کوئی کہے کہ میں یاد الٰہی میں رغبت کے لئے گانا اور راگ سنتا ہوں تو یہ محض جھوٹ ہے۔کیونکہ شارع نے کوئی فرق راگ کے سننے کی ممانعت میں نہیں فرمایا اگر یہ کسی کو سننا جائز ہوتا تو رسولوں کے لئے یہ جائز تر تھا۔

(غنیۃ الطالبین)

خلیفہ اموی سلیمان بن عبدالملک........ نے اپنے دورِ خلافت میں گویوں پر پابندی عائد کر دی پھر کہا جب اونٹ بلبلاتا ہے تو اونٹنی بے خود ہو جاتی ہے، بکرا جب جوش شہوت میں آواز نکالتا ہے تو بکری مست ہو جاتی ہے، کبوتر جب غٹرغوں کرتا ہے تو کبوتری مزے میں آجاتی ہے گویا موسیقی ایک ایسی شہوانی آواز ہے جو مرد اور عورت میں صنفی کشش کا باعث ہوتی ہے۔(از تلبیس ابلیس)

امام ابوحنیفہؒ۔ ....جس نے گانے کو جائز سمجھا وہ فاسق ہو جائے گا۔(درمختار)

علی ہجویری۔ ....میں عثمان جیلانی کا بیٹا علی اس کو دوست رکھتا ہوں جو سماع میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ پڑے اور طبیعت کو پریشان نہ کرے کیونکہ اس میں بڑے خطرے ہیں، سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ عورتیں کسی اونچی جگہ سے سماع کے حال میں درویشوں کو دیکھتی ہیں اور نوجوان ان محفلوں میں شریک ہوتے ہیں جن سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس آفت میں مجھ پر جو گزر رہا ہے گزر رہا ہے، اب استغفار پڑھتا ہوں اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں کہ میرے ظاہر و باطن کو آفتوں سے بچائے رکھے۔ (از کشف المحجوب)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔...... کل مزامیر باتفاق حرام است۔ (ہر ساز باتفاق حرام ہے)

مدرسہ غوثیہ۔........ کا فتویٰ ہے کہ جو شخص قوالی سننے کا عادی ہو پہلے اس سے توبہ کرائی جائے پھر اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے ورنہ نماز نہیں ہوگی چونکہ احکامِ شرعیہ میں قوالی سننا ناجائز ہے اور فی زمانہ لہو ولعب کی چیز ہے اور رسول ﷺ کا فرمان ہے"

'کل لھو باطل الا ثلاث 'ہر لہو باطل ہے سوائے تین کے

(مفتی افتدار احمد، مدرسہ غوثیہ، گجرات)

احمد رضا خان بریلوی۔ ... بعض مریدانِ سلسلہ عالیہ چشتیہ نے یہ ظلم ڈھایا اور نیا ستم برپا کیا ہے کہ زبردستی مزامیر کے جواز کا باطل دعویٰ کرلیا ہے اور ستم بالائے ستم کہ جو چشتی ہو جائے اس پر مزامیر حلال۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (از مسائل سماع ص ۲۵)

ڈاکٹر برن مارڈلے۔ ..... ساز اور آواز سے مرد اور عورت کا سکون جس طرح غارت ہوتا ہے اور وہ سوچنے سمجھنے سے ناکارہ ہو جاتا ہے اس کا احساس آدمی کو کم ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے (از Love and woman)(از موسیقی روح کا زہر، قانتہ رابعہ مطبوعہ بتول)

تھوریو۔ .... ایک ایسی لائسنس یافتہ چیز ہے جس سے پبلک میں ایسی فحش باتیں کہی جاسکتی ہیں جو کسی اور ذریعے سے کہنی مشکل ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی کے جواز کے دلائل اوران کا جائزہ

دور حاضر میں گھر ہو یا باہر، رات ہو یا دن یا کوئی ساعت ایسی نہیں جب موسیقی کی آواز ہمارے کانوں سے نہ ٹکرا رہی ہو۔ ہر گھر میں موسیقی مختلف ایجادات کے ذریعے وارد ہو چکی ہے۔ موسیقی سے وابستہ لوگ باعزت سمجھے جاتے ہیں، حکومت ان کی خصوصی سرپرستی کرتی ہیں، غیر ملکی مہمانوں کی مہمان نوازی اسی طبقے کا حق سمجھا جاتا ہے اور ثقافتی پہچان کے نام پر موسیقاروں کے طائفے غیر ممالک میں بھیجے جاتے ہیں۔ اخبارات ان کی بڑی بڑی نمایاں اور مختلف انداز میں تصاویر شائع کرتے ہیں۔

موسیقی کے شائقین اور حامی اس کے حق میں بہت پرفریب اور دلکش دلائل دیتے ہیں اور اس کی افادیت جتاتے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

۱۔ موسیقی سکون آور ہے اس سے انسان غم بھول جاتا ہے۔

۲۔ موسیقی روح کی غذا ہے۔

۳۔ موسیقی فطری جذبہ ہے اور اسے کچلنا ظلم۔

۴۔ موسیقی بیماروں کو تندرست کر دیتی ہے۔

۵۔ ہم موسیقی سے چند ثانئے کے لیے دل بہلاتے ہیں تاثر ہرگز نہیں لیتے۔

جو لوگ مذہب سے منسلک رہنا پسند کرتے ہیں اور موسیقی سے بھی رشتہ توڑنا نہیں چاہتے ان کا کہنا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ موسیقی عبادت ہے۔

۷۔ موسیقی عشقِ مجازی سے عشقِ حقیقی تک پہنچنے کا زینہ ہے۔

۸۔ خاص شرائط کے ساتھ (سماع) جائز ہے۔

۹۔ موسیقی تبلیغ اسلام کا ذریعہ ہے۔

۱۰۔ حضرت داؤدؑ کو بھی تو لحن عطا کیا گیا تھا۔

۱۱۔ قرآن پاک کو بھی تو لحن سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۲۔ رسول ﷺ نے خود اشعار سنے، حدی، سنی، دف کا حکم دیا۔

۱۳۔ موسیقی کی ترویج میں مسلمانوں کی شاندار خدمات ہیں۔

۱۴۔ موسیقی کے حرام ہونے کا قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ یہ دلائل واقعی کچھ جان رکھتے ہیں یا صرف خوش فہمی کا سراب ہیں۔

۱۔ موسیقی سکون آور ہے:

موسیقی ہو یا کوئی اور نشہ آور چیز، کھیل کود ہو یا گپ شپ کی مجلس، واقعی اس میں کھو کر آدمی بہت کچھ بھول جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو بھی فراموش کر دیتا ہے، اسے تو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس کی ماں اور بیوی یا بہن اور محبوبہ میں کیا فرق ہے؟ اسے کیا کرنا چاہئے کیا نہیں؟ اس کا مقصدِ زندگی کیا ہے؟ جب انسان اس قدر بھول کا شکار ہو جائے تو ذمہ داریوں اور حالات کے تناؤ سے کچھ دیر کے لیے آرام پا ہی لیتا ہے لیکن جیسے ہی یہ نشہ ختم ہوتا ہے، تمام ذمہ داریاں اور کلفتیں اس کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں۔ مجبور ہو کر انسان دوبارہ اس نشے یا موسیقی میں گم ہو جاتا ہے وہ اس کا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوکر رہ جاتا ہے اور کسی کام کا نہیں رہتا ۔

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے بڑے کام کے

خالق کائنات نے تو انسان کے سکون کے لئے نیند بنائی ہے۔

وَ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (نباء:۹)

''اور۔ ہم نے تمہارے لئے نیند کو آرام دہ بنایا۔''

اگر سکون کا یقینی علاج موسیقی ہی ہوتا تو مریضوں اور تھکے ہارے لوگوں کو راگ سننے کی تلقین کی جاتی لیکن ڈاکٹر حضرات بھی مریض کو تادیر سونے کی تاکید کرتے ہیں تا کہ دل و دماغ اور اعصاب سکون پا سکیں۔

سکون حاصل کرنے کا ایک تجربہ ان لوگوں کا بھی ہے جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ان کا خالق و مالک دکھ درد اور بے چینیاں دور کرنے پر قادر ہے۔ ایسی حالت میں ساری دنیا سے کٹ کر وہ بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے لئے ذکر رحمان ہی سکون کا سب سے کامیاب ذریعہ ہے اور کیسے نہ ہو اللہ سچا، اس کا کلام سچا۔

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ (نحل:)

خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی قلوب اطمینان حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا یہ طریق کار صرف سکون ہی مہیا نہیں کرتا بلکہ انسان کے اضطراب اور اس کے اسباب کو بھی دور کر دیتا ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ (فاتحہ: ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔
اسی حقیقت کی ترجمان ہے۔

بے چینیاں، پریشانیاں، آفات و مصائب یہ تمام انسانی زندگی میں پیش آتے ہیں لیکن حرام کاموں اور لہو ولعب میں اپنے نفس اور جسم کی تسکین تلاش کرنا حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ وقتی اور عارضی تسکین ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انسانی جسم اور روح کو بیمار کر دیتی ہے۔

ہاں! اس حکیم مطلق اور قادر و مقتدر کے سامنے اپنی احتیاج پیش کرنا اور سکون و مسرت کی درخواست کرنا، جو انہیں دور کرنے پر پورا قادر و مختار ہے۔ سب سے بہترین اور پائیدار، بعد از مرگ بھی اپنے سکون بخش اثرات بخشنے والا علاج ہے یہی وجہ ہے کہ انسان جب تمام دنیاوی شفا خانوں، تفریح گاہوں اور عشرت کدوں سے مایوس ہو جاتا ہے۔ تو پھر اسی قادر مطلق کی طرف توجہ اس کو اطمینان بخشی ہے۔

۲۔ موسیقی روح کی غذا ہے۔

روح انسان کے اندر ایک ایسا لطیف جوہر ہے جس کا مشاہدہ کوئی آج تک نہیں کر سکا، اس کے بارے بہت کچھ سوچا گیا، لکھا گیا لیکن وہم و گمان سے زیادہ کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ قرآن پاک کے مطابق روح امرِ ربی ہے اس کی اصل جائے تلاش یا جائے سکون، خالق حقیقی کی قربت ہے، اسی لئے نیک روح کی دنیا سے واپسی پر فرمایا جاتا ہے۔

يَـا اَيَّتُهَـا النَّـفْـسُ الْمُطْمَـئِـنَّةَ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (الفجر ۲۷۔۲۸)

’’ اے نفس مطمئنہ چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ ہے۔‘‘

روح کی غذا دنیاوی آلائش، آرائش، آسائش یا نمائش ہرگز نہیں، یہ تو سب ہوائے نفس کی چیزیں ہیں۔ بے وقوف انسان ان میں کھو کر روح کو تھکا دیتا ہے حالانکہ روح کی ضرورت اور مانگ خالقِ حقیقی سے مستقل تعلق ہے، یہ تعلق جتنا مضبوط ہوگا روح اتنی ہی پرسکون ہوگی۔

آج کا انسان موسیقی کی لذتوں میں جس قدر گم ہے کبھی بھی نہ تھا، اس کے باوجود جس قدر آج کا انسان اعصابی تناؤ، گھٹن اور آوارہ مزاجی کا شکار ہے کبھی نہ تھا۔ اگر موسیقی روح کی غذا ہے، تو نتیجہ اس قدر معکوس کیوں؟

۳۔ موسیقی فطری جذبہ ہے اور اسے کچلنا ظلم:

دورِ حاضر میں فطری جذبات کا نام لے کر بہت کچھ ہو رہا ہے، یہ اس کا نتیجہ ہے کہ انسان انتہائی ذلیل، بے رحم اور بے حیا بن گیا ہے۔ فطرت ہے کیا؟ دورِ حاضر کی زبان میں ’’نفس جو چاہے وہ کر گزرنا‘‘۔ نفس چاہتا ہے کہ بغیر محنت کے راتوں رات امیر بن جائے کیا قانون یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ کسی کی رقم اٹھا کر جیب میں ڈال لے؟ یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں حسی، فکری اور جسمانی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کا جذبہ تو رکھا ہے لیکن اس کی حدود اور ضابطے بھی مقرر فرما دیئے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ ان سے تجاوز نہ کرے ورنہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانونِ الٰہی کی خلاف ورزی ہوگی۔ اسی قانون کے تحت اس نے موسیقی کو ممنوع قرار دیا اور اس کا ارتکاب کرنا آئینِ الٰہیہ سے بغاوت ہے۔

۴۔ موسیقی بیماروں کو تندرست کر دیتی ہے:

بیماروں کو تندرست تو جادو بھی کر دیتا ہے ہپناٹزم بھی یہی کام کرتا ہے، الکحل کی بھی یہی تاثیر ہے۔ دیگر نشہ آور ادویات بھی یہی کام کرتی ہیں، کچھ خاص منتر یا دم کرنے سے بھی بیماری ختم ہو جاتی ہے بلکہ سانپ کا زہر تک ختم ہو جاتا ہے۔ روس کا بدنام زمانہ کردار راسپوٹین بھی کچھ الفاظ پڑھتا جس سے چار پائی سے لگا مریض اٹھ کر چلنے لگتا۔ کیا اسلام نے ان سب کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔

''حرام چیز کی قلیل مقدار بھی اتنی ہی حرام ہے جتنی زیادہ مقدار''

اور پھر۔

اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ○ (بقرہ۔ ۲۱۹)

''مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے''۔ (   )

جب نقصانات فائدے سے کہیں بڑھ کر ہوں تو پھر اللہ کا قانون حرام و حلال صرف اس لئے بدل دیا جائے کہ چند مریض موسیقی سے صحت مند ہو گئے جب کہ اس کے متبادل ہزاروں طریق علاج موجود ہیں۔

۵۔ ہم موسیقی سے چند ثانئے کے لئے دل بہلاتے ہیں تاثر ہرگز نہیں لیتے:

حیرت ہے کہ پھولوں میں بیٹھ کر اس خود فریبی میں مبتلا رہیں کہ خوشبو ہمارے اندر داخل نہیں ہو رہی۔ آگ کے پاس ہوں اور سمجھیں کہ آگ کی حرارت سے ہمارا جسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے نیاز ہے۔ دوا کھائیں اور کہیں اس کا اثر ہمارے جسم پر نہیں ہوگا۔ یقیناً اس سے بڑا فریب، جھوٹ اور سفاہتِ نفس کوئی نہیں۔

دل بہلا وا تو بذاتِ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ موسیقی سے کچھ نہ کچھ حاصل ضرور کیا جا رہا ہے ورنہ اس سے دل بہلانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

۶۔ موسیقی عبادت ہے:

عبادت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری، دل، زبان اور عمل سے کی جائے۔ اگر موسیقی عبادت کا جزو ہوتی تو اللہ خود ہدایت دیتا، اس کے ضابطے مقرر کرتا۔ اس کی حوصلہ افزائی اللہ کے رسول ﷺ کرتے۔ قرآنِ پاک اور حدیث کا لفظ لفظ مطالعہ کرنے کے بعد بھی اس کے حق میں ایک جملہ تک نہیں ملتا بلکہ اس کے حرام ہونے کے بارے میں شدّ ومدّ سے ہدایات ملتی ہیں، معلوم ہوا کہ موسیقی عبادت نہیں اللہ کے قانونِ عبادت سے سرکشی اور بغاوت ہے۔

۷۔ موسیقی عشقِ مجازی سے عشقِ حقیقی تک پہنچنے کا زینہ ہے:

شیطان کا طریقہِ واردات یہ ہے کہ جب وہ انسان کو اللہ کی اطاعت کی طرف مائل دیکھتا ہے تو اسے اطاعت وعبادت ہی کے غیر شرعی طریقے سجھا دیتا ہے، ان کی خوبیاں انسان پر پیش کرتا ہے، اس طرح انسان آہستہ آہستہ پوری طرح گناہ میں جکڑا جاتا ہے دیگر مذاہب میں لاتعداد خود ساختہ باتیں مذہب میں شامل کیں گئیں جن میں موسیقی بھی شامل ہے۔ چنانچہ:

o موسیقی ہندو مذہبی تہواروں کا لازمی جزو ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آریہ لوگ سورج کے طلوع کے وقت شراب پی کر، ڈھول بجاتے، ناچتے گاتے، سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔
- عیسائی انجیل کو سازوں کے ساتھ گا کر پڑھتے ہیں۔
- یہودی ہی رقص کے بانی ہیں۔
- یونانیوں نے آسمان کے بارہ برج تصور کئے اور ہر برج کے نام پر ایک راگ کا نام رکھا اور یوں بارہ راگ ایجاد کئے۔ (از غبار خاطر)
- قریش مکہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے اور ساتھ سیٹیاں اور تالیاں بجایا کرتے تھے۔ (انفال ۳۵)

مسلمان ایک ایسی امت ہے جو موسیقی سے مدتوں کانی دور رہی لیکن آہستہ آہستہ شیطان نے مسلمان صوفیاء کو یہ سمجھا دیا کہ موسیقی عشق حقیقی تک پہنچنے کا زینہ ہے لہذا انہوں نے اسے اپنا لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تعارف کے لئے وضاحت کر دی، اپنے محبت اور رضا کے حصول کا طریقہ بتا دیا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۝ (۳۱۔ آل عمران)

"اے نبی ﷺ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔"

"کتنے بے وقوف اور دھوکے کا شکار ہیں وہ لوگ جو کائنات کی سب سے زیادہ پاکیزہ صداقت سے تعلق استوار کرنے کے لئے غلیظ ترین خباثت (عشق مجازی) کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہارا لیتے ہیں، خالق کی شان تو اس سے برتر ہے کہ اسے معشوق کہا یا سمجھا جائے اس کے ساتھ عشق کیا جائے، ہمارا کام تو اس کی عبادت واطاعت کرنا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے!

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (الذاریات ۵۶)

''ہم نے جن اور انسان کو اس کے سوا پیدا نہیں کیا کہ وہ میری اطاعت کریں۔''

۸۔ خاص شرائط کے ساتھ سماع جائز ہے۔

جس طرح شراب کا نام بئیر رکھنے سے وہ حلال نہیں ہوسکتی یا سرِ عام پینے کی بجائے تنہائی میں پینے سے جائز نہیں ہوتی، اسی طرح موسیقی قطعی حرام ہے نام یا طریقِ استعمال بدلنے سے تو حرام حلال نہیں ہوسکتا' اس طرح تو دوسری زبان یا ترکیبِ استعمال اختیار کرنے کے بعد اسلام کے تمام حرام حلال ہو جائیں گے۔ سماع یا قوالی کے نام سے موسیقی کی جتنی بھی شرائط بیان کی جاتی ہیں وہ سب خلافِ اسلام ہیں (تفصیل کے لئے دیکھئے تلبیس ابلیس)

۹۔ موسیقی تبلیغِ اسلام کا موثر ذریعہ ہے:

شیطان نے صوفیاءِ کرام کو اپنا آلہ کار بنایا اور سماع کے نام سے موسیقی کا غبار ان کے دلوں میں بھر دیا۔ صوفیاء کے ہاں وجد وحال اور سماع کی یہ رنگا رنگ کیفیتیں دیکھ کر اکثر ہندو مسلمان ہو گئے کیونکہ اس طرح مسلمان ہونے سے ان کی تہذیب وتمدن اور رسم ورواج پر کوئی زد نہیں پڑتی تھی، اسی وجہ سے مسلمانوں میں خانقاہی سلسلہ، ہر پاگل کو مجذوب، قطب ابدال ثابت کرنا، ہندوانہ طریقے کے مطابق نکاح، ختنہ اور موت کی رسومات کرنا اور توہمات پر یقین رکھنے کا سلسلہ جاری رہا حالانکہ اسلام صرف زبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کلمہ طیبہ کی عبارت دہرانے کا نام نہیں بلکہ پورے یقین، ایمان، عمل، رسم ورواج تہذیب وثقافت، کے ساتھ اسلام اختیار کرنے کا نام ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (بقرہ: ۲۰۸)

"اے ایمان والو پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

۱۰ داؤد علیہ السلام کو بھی تولحن عطا کیا گیا تھا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ (۷۹۔انبیاء)

"داؤد کے ساتھ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کرتے تھے۔ اس فعل کے کرنے والے ہم ہی تھے"۔

لیکن کیا داؤد علیہ السلام ساز استعمال کرتے تھے؟ کیا آپ کلام الہی کے سوا کچھ اور بھی پڑھتے تھے؟ کیا آپ وجد و حال اور رقص بھی کیا کرتے تھے؟ کیا آپ کے ساتھ سازندوں کے طائفے ہوتے تھے؟ نعوذ باللہ ہرگز نہیں۔ آپ صرف کلام الہی کی تلاوت فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن (خوش آوازی) اور تاثیر آواز ایسی دی تھی کہ پرندے اور پہاڑ بھی ذکر الہی میں شامل ہو جاتے، کیوں نہ ہوتے یہ تو نبوت کا معجزہ تھا اور بزبان حال میں ہر وقت وہ تسبیح خواں رہتے ہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الحدید:۱)

''اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے''

۱۱۔ قرآن پاک کو بھی تو لحن سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو'' (مزمل:۴)

اور رسول اکرم ﷺ نے تاکید فرمائی......

زينوا القرآن باصواتكم (مشكوٰة بحواله ابي داود)

''قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو''۔

لیکن بنیادی بات وہی ہے کہ جس طرح زبور کلام الٰہی تھی، اسی طرح قرآن پاک بھی کلام الٰہی ہے، اور اس کا حق ہے کہ

- اسے پوری توجہ سے پڑھا جائے۔
- دل و دماغ کو ہر طرح کی گندگی سے صاف کر کے پڑھا جائے۔
- خوش آوازی سے پڑھا جائے، لیکن موسیقی کے خود ساختہ راگوں سے اجتناب کیا جائے۔
- الفاظ کے مخارج کو صحیح ادا کر کے پڑھا جائے۔
- باادب ہو کر پڑھا جائے۔
- ہر آیت کے مضمون کے مطابق دل پر کیفیت طاری کی جائے۔
- اپنے اعمال کو اس کے مطابق ڈھالا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

بھلا اس میں تھرکنے، مٹکنے اور ساز وراگ والی کون سی بات ہے جو نعوذ باللہ موسیقی کا جواز مہیا کرتی ہے، بعض لوگ اس حدیث کا سہارا لے کر موسیقی کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ۔

نبی کریم ﷺ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن کریم پڑھتے سنا تو فرمایا۔

یا ابا موسیٰ انک قد اعطیت مز ما را من مزا میر
(ابی داود)

''اے ابوموسیٰ تمہیں آل داود کے مزامیر میں سے مزمار عطا ہوا ہے''۔

بعض انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے منفرد قسم کی خوش آوازی عطا کر رکھی ہے جو اتنے خوب صورت انداز سے بولتے، یا کچھ پڑھتے ہیں کہ موسیقیت کا گمان ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ایک خاص صفت ہے۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف خوش آوازی سے ہی قرآن پاک تلاوت نہیں کرتے تھے بلکہ حسب آیات اپنے آپ پر ویسی کیفیت بھی طاری کیا کرتے تھے جس سے قرآن پاک کی تاثیر آواز سننے والے پر ایک خاص اثر کرتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے داود علیہ السلام کی تلاوت زبور کے ساتھ پہاڑ اور پرندے ہم آواز ہو جاتے تھے۔

یہاں ایک اور صحابی اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

''یہ تلاوت قرآن پاک بہت اچھے انداز میں کرتے تھے، ایک رات تلاوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرر ہے تھے اور گھوڑا قریب ہی بندھا تھا، اچانک وہ زور زور سے بدکنے لگا، انہوں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی رک گیا، پھر تلاوت شروع کی تو گھوڑا حسبِ سابق بدکنے لگا۔ تین بار ایسا ہوا، تیسری بار باہر نکل کر دیکھا تو آسمان کی طرف سے ایک سایہ بان نظر آیا جس میں روشنی تھی پھر آپ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تلاوت ختم کر دی تو روشنی اور گھوڑے کا بدکنا ختم ہو گئے۔ صبح آپ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

''یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو لوگ فرشتوں کو روزِ روشن میں دیکھ لیتے۔'' (صحیح بخاری)

معلوم ہوا کہ قرآن کو دل لگا کر پڑھنا...... خوش آوازی سے پڑھنا...... اس کی آیات کے حسبِ حال دل کو ان کیفیات میں ڈبونا...... کائنات کی ہر چیز کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔ اسی سے رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ لیکن موسیقی رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ بنتی ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے عنوان)

۱۲۔ رسول اکرم ﷺ نے خود حدی سنی دف کا حکم دیا۔

اس موضوع پر تفصیل گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۳۔ موسیقی کی ترویج میں مسلمانوں کی شاندار خدمات ہیں۔

دینِ اسلام کے احکامات کا معیار صرف اُسوۂ رسول اللہ ﷺ ہے، اس کے سامنے ہر شخص کا وہ قول و عمل صفر ہے جو سنتِ رسول ﷺ سے متصادم ہو۔ چاہے وہ شخص بظاہر کتنا ہی باعمل ہو باعلم اور متقی ہو، جس کام کو رسول صادق و مصدوق ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ناپسند فرمایا۔ آنے والے مسلمان لاکھا سے کرتے رہیں، اسے جائز ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہیں، سب بے کار، باطل، اور باعث عذاب ہے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o (الحشر آیت :۷)

''جو کچھ رسول تمہیں دے دے اسے لے لو اور جس چیز سے وہ روکیں اس سے رک جاؤ اللہ سے ڈرو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں میں سے جن مسلمانوں کے قول و عمل کی تحسین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے جن سے راضی ہونے کا مژدہ سنایا وہ مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ کیا ان میں سے کسی ایک نے بھی موسیقی کا اہتمام کیا؟ آلاتِ موسیقی سے دل بہلایا؟ یا اس کی حوصلہ افزائی کی؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہیں۔ بلکہ یہ وہی صحابہ تو ہیں جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے موسیقی حرام ہونے کے بارے میں فرمودات ہم تک منتقل کئے۔

اقوال و اعمال رسول ﷺ کے محافظین...... ارشاداتِ نبوی کے مرتب و مدون۔ اپنے کردار اور گفتار کو اُسوۂ حسنہ کا جمال دینے والے...... اصحاب رسول ﷺ امتِ مسلمہ کی آئندہ نسلوں کی درمیانی کڑی...... محدثین کرام اخذ روایت میں یہ پیش نظر رکھتے ہیں کہ راوی لہو ولعب کا رسیا تو نہیں؟ المغنی کے مصنف لکھتے ہیں۔

جو شخص مباحات کا ارتکاب کرتا ہو، اس کی روایت کے بارے میں محدثین نے (مخالفت) شدت سے کام لیا ہے۔ مثلاً سڑکوں پر سیر و تفریح کرنا، بازاروں میں کھاتے پھرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہنسی مذاق میں حد سے بڑھ جانا، باقی رہا شطرنج یا موسیقی کے آلات سے حصولِ تفریح کا معاملہ تو اسے اور بھی زیادہ سختی سے پیشِ نظر رکھا گیا۔'' (بحوالہ علوم الحدیث)

امتِ مسلمہ کا سچا، مخلص، متقی، عالم و صالح یہی طبقہ اس کا حق دار ہے کہ اسے ناموسِ رسالت (اوامر و نواہی) کی علمی اور عملی وراثت کا مالک کہا جا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ رقص و موسیقی کو جائز قرار دینے والے پوری تلاش و تحقیق کے باوجود اس معزز طبقہ کو کبھی بھی اپنے موقف کا ہمنوا نہیں پائیں گے۔

۱۴۔ موسیقی کے حرام ہونے کا قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں:

دیکھیے عنوان ''قرآن و حدیث میں امتناع موسیقی کے مختلف انداز''۔

www.kitabosunnat.com

دیدہ دلیری:

رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔

''میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا، ریشم اور آلاتِ موسیقی حلال قرار دے لیں گے۔'' (بخاری شریف، کتاب الاشربہ)

کچھ لوگ واقعی ایسے ثابت ہوئے ہیں مثلاً...... مکتبہ میری لائبریری...... نے حلال و حرام'' کے نام سے فنونِ لطیفہ کو جائز ثابت کرنے کے لیے ایک کتاب شائع کی جب کہ ادارہ ثقافت اسلامیہ نے جعفر شاہ پھلواری، اور سیّد نصیر شاہ، رفیع اللہ ایم اے کو بالترتیب دو کتابوں کی ترتیب کے لئے چنا۔ تینوں حضرات نے موسیقی کے جواز کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، آخر میں ماحصل کے طور پر لکھتے ہیں۔

''گزشتہ تفاصیل اور توضیحات سے یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ موسیقی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار قسمیں ہیں۔حرام، مکروہ، مباح، مستحب۔حرام ان لوگوں کے لئے جن پر شہوت غالب ہو اور موسیقی ان میں حیوانیت کے جذبات ہی مشتعل کرتی ہو۔مکروہ ان کے لئے جن کو موسیقی سے لطف ملتا ہو، اور وہ اسے بحیثیت فن سنتے ہوں، اس کے علاوہ ہیں موسیقی سے اور کوئی تحریک نہ ملتی ہو، مستحب ان لوگوں کے حق میں جن پر اللہ تعالیٰ ن محبت غالب ہو اور موسیقی ان میں صفاتِ محمودہ کے سوا کسی قسم کی تحریک نہ کرے۔''

احکام الٰہیہ اور احادیث رسول ﷺ سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ حرام چیز کا کل یا جز ب حرام ہے۔اسی طرح حرام سب کے لئے حرام ہے اور حلال سب کے لئے۔ بقات کا کوئی ذکر نہیں، سود، شراب، جوا، چوری، غیبت، قتل، گالی، فسق، شرک، گناہ، رض کسی بھی حرام کے حکم میں ایسا اشارہ نہیں ملتا کہ فلاں کے لیے حلال ہے اور فلاں کے لئے حرام۔اگر موسیقی ان کے زعم کے مطابق محبتِ الٰہیہ جن پر غالب ہو، ان کے لئے مستحب ہوتی۔تو کم از کم انبیاء کرام اسے ضرور اپناتے لیکن وہی سب سے زیادہ اجتناب کرنے والے ٹھہرے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا ○ (احزاب:۳۶)

''کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے اور پھر اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا۔

مت محرّم اور موسیقی:

ہر سال محرم کا مہینہ آتے ہی شہادتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے
مت موسیقی پر پابندی عائد کر دیتی ہے، سینما اور تھیٹر بند کر دیئے جاتے ہیں، پورا
زہ مجال ہے کوئی ہلکا سا ساز بھی چھیڑا جائے حالانکہ دیگر ایام میں حکومتی ادارے اور
ائع ابلاغ موسیقی کے بغیر سانس لینا بھی پسند نہیں کرتے۔اس طرح ایک خاص
وہ شیعہ کے ساتھ ظہارِ یک جہتی کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے ارشادات واعمال ہر دور، ہر وقت اور ہر مسلمان کے لئے
ب اطاعت ہیں۔آپ ﷺ کی کسی حدیث سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ صرف
کے وقت یا محرم ہی میں موسیقی حرام ہے۔ بلکہ آپ کا گانے بجانے سے نفرت و
راہت کا حکم ہر وقت ہر مسلمان کے لیے یکساں ہے۔حکومتوں کے اس رویے سے تو
ی ثابت ہوتا ہے کہ وہ محبوبِ کائنات رحمۃ للعالمین ﷺ کے ارشاداتِ گرامی کو
یِ تشیع کے حکم سے کم بلکہ کم ترین سمجھتی ہیں۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لیے موسیقی بند کر کے
مۃ للعالمین ﷺ کی رسالت پر ایمان اور محبت کے استحکام کا عملی ثبوت دیتے۔

ہماری درخواست ہے کہ یہ طاقتور طبقہ اہلِ بیت کے سربراہ اعظم محمد ﷺ کے
ِشادات کی تعمیل کروانے میں ہمارا تعاون فرمائے۔آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی کے نقصانات

اللہ تعالیٰ نے موسیقی کو حرام ٹھہرایا، اس کے صادق ومصدوق رسول ﷺ نے اسے ناپسندیدہ فرمایا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بڑھ کر انسانیت کا اور کوئی ہمدرد نہیں پھر یقیناً موسیقی میں انسانیت کے لیے نقصان دہ عوامل ہوں گے جس کی وجہ سے یہ ممنوع ٹھہرائی گئی آیئے دیکھیں کہ بادی النظر میں اس میں کون کون سے مہلک جراثیم ہیں جن کے پھیلاؤ کے بعد افراد اور قومیں تنزل کی لپیٹ میں آ جاتی ہیں۔

ا۔ دماغی صلاحیت کا ضیاع:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو اعضاء عطا کئے ہیں، دماغ ان کا رئیس الاعضاء ہے، خالق مطلق نے اس کی ایسے پیچیدہ اور باریک ریشوں سے بنائی کی ہے جو پورے حواس کی بیک وقت تنظیم بھی کرتے ہیں اور نگرانی بھی۔ تمام حواس دماغ ہی کو اپنے محسوسات پیش کرتے ہیں فکر کا تمام خزانہ اسی دماغ کے شعور، لاشعور، اور تحت الشعور کے خانوں میں محفوظ رہتا ہے...... کریں...... نہ کریں...... کیسے کریں؟...... اس پر تدبر کرنا دماغ ہی کا کام ہے۔

ہمیں اللہ نے دماغ کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی اور تخلیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات، احکام رحمان اور خود علمائے نفس انسانی نے علم اور اس پر عمل کرنے کے لیے تفکر کا حکم دیا، کیونکہ دماغی فکر ہی عمل کی بنیاد ہے، اس لئے اگر فکر ایماندار ہو جائے تو اس کا عمل خود بخود مومن ہو جائے گا، تفکر کی اسی صلاحیت کا فریضہ قلب کا تزکیہ اور گردوپیش کا سدھار ہے۔ لیکن موسیقی اور اس کے لوازمات میں دلچسپی لینے والا اس صلاحیت کو عملاً بے کار چیز پر ضائع کر دیتا ہے کیونکہ موسیقی دماغ کی رگوں کو سلا دیتی ہے اور انسان کو لاحق اندیشوں کو وقتی طور پر دبا دیتی ہے۔ دماغ موسیقی کے سحر میں ڈوب کر خود کو اس کے زیر و بم کے سپرد کر دیتا ہے، انسان دکھوں کی عارضی یاد فراموشی سے یہ سمجھتا ہے کہ اسے سکون مل گیا حالانکہ یہ عمل سکون آور کی بجائے غفلت آور ہوتا ہے۔

یہی نہیں گانے والا اپنے دماغ کو جتنی محنت سے جسمانی تھرتھراہٹ، ناز و ادا کی رعنائی، گلے کا رسیلا پن، طرح طرح کے نغمات ذہن میں تازہ رکھنے اور زیادہ سے زیادہ ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے طریقوں پر توجہ دیتا ہے، اس سے کم محنت میں وہ اپنی اور معاشرے کی فلاح کے ساتھ ساتھ اپنے خالق کی بھی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

آلاتِ موسیقی تیار کرنے والے دماغ اپنی صلاحیت کسی اور ٹیکنالوجی پر صرف کر کے اپنی قوم کو ترقی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

آج گھر گھر وی، سی، آر، ٹی وی، ڈیک، ٹیپ ریکارڈر، ہر ویگن اور بس میں بے ہنگم شور، محلے محلے ویڈیو گیم کا جال، سینماؤں تھیٹروں، اور سٹوڈیوز کی وسیع اور ہنگاموں سے پر عمارات، کالج، سکول اور حکومتی سرپرستی میں اور نجی محافل میں میوزک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروگرامز کو اولیت دی جاتی ہے۔یوں تقریباً ہر دماغ اس مشغول بے کاری کی نذر ہو رہا ہے۔

۲۔ وقت کا ضیاع:

والدین بچے کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجتے ہیں لیکن بچہ سکول میں پڑھنے کی بجائے کھیل کود کر واپس آجائے تو یہ اس کے وقت کا ضیاع ہے یعنی غیر ضروری اور غیر مفید کام میں وقت صرف کرنا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دارالعمل میں ایک معین وقت تک ایک خاص مقصد (عبادت) کے لئے بھیجا ہے، اگر انسان اس مقصد کو پسِ پشت ڈال کر اپنا محدود نامعلوم وقت بے مقصد کاموں میں صرف کر دے تو یہ اس کی بے وقوفی اور بدبختی ہے حالانکہ وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک ایسی نعمت ہے جس سے فائدہ اٹھانے کے لیے اللہ نے ہمیں صلاحیتیں بھی دی ہیں اور ہدایات بھی۔(دیکھیے سورۃ العصر کی تفسیر)

۳۔ دولت کا ضیاع:

مال بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، ایسی نعمت جس سے انسان دنیاوی راحت و آرام حاصل کر سکتا ہے آرام اور راحت کے وہ ذرائع جو ذہنی اور اخلاقی بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔دولت دے کر حاصل کرنا دانش مندی نہیں۔ مثلاً شراب، جوا، موسیقی اور آوارہ تفریح کا شوق، جسمانی تفریح اور فخر و نمائش پر خرچ کرنا یہ سب دولت کا بے جا استعمال ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبْذِيْرًا ○اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا○ (بنی اسرائیل: ۲۶،۲۷)

''رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

معلوم ہوا کہ مال کا اصل مصرف اپنی ذات کے بعد بالترتیب رشتہ دار، محتاج، اور مسافر ہیں، اگر دولت بے جا خرچ کر دی جائے تو یہ ان کے حقوق پر ظلم ہوگا۔

انسانی ہمدردی میں گھلنے والے یوں تو آئے دن غم خوارانہ قسم کے بیان دیتے رہتے ہیں لیکن اپنی دولت کا بیشتر حصہ اسراف کی نذر کر دیتے ہیں حالانکہ موسیقی یا اس قبیل کی ایک تقریب پر اٹھنے والے اخراجات سے کئی لوگوں کی کفالت ہو سکتی ہے۔ ایک فلم پر اٹھنے والے اخراجات سے ایک وسیع کاروبار کر کے کئی سو افراد کو روزگار مہیا کیا جا سکتا ہے جو بیک وقت انسان کے لیے مفید بھی ہو اور اللہ کے ہاں پسندیدہ بھی۔

''اخوان الشیاطین'' سے مراد شیطان کے اشاروں پر ناچنے والے ہیں۔ مولانا مودودی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

''جو شخص مال کمانے اور اس کے خرچ کرنے میں شیطان کے اشاروں پر چلتا ہے اس کے ساتھ گویا شیطان مفت کا شریک بنا ہوا ہے، محنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں، جرم و گناہ اور غلط کاری کے نتائج میں اس کا کوئی حصہ نہیں، مگر اس کے اشاروں پر بیوقوف اس طرح چل رہا ہے کہ وہ اس کام میں برابر کا شریک بلکہ شریک غالب ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔افرادی توانائی کا ضیاع:

کسی بھی قوم کی تعمیر میں افراد بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، ایک ایک فرد اگر خلوص و دیانت کے ساتھ کام کرے تو جلد ہی وہ فلاحی مملکت تشکیل دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (انعام:۱۶۰)

''جس نے ایک نیکی کی اس کو اسی جیسی دس نیکیوں کا اجر ملے گا''۔

'' گویا ایک اچھا عمل کر کے ہمیں دس اچھے اعمال کا ہدیہ واپس ملتا ہے اگر ہم اس نسخے پر عمل کریں تو دین و دنیا میں ترقی کی منازل بہت جلد طے کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی افرادی قوت کو خیر و تقویٰ میں سرگرم دیکھنا چاہتا ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (مائدہ:۲)

''جو کام نیکی اور تقویٰ کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اللہ سے ڈرو اس کی سزا بہت سخت ہے۔''

کیونکہ افراد کو دی گئی ہر قوت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لہذا وہ ان کے مرکز توجہ کے بارے انسان سے ضرور سوال کرے گا۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًاo (بنی اسرائیل:۳۶)

یقیناً کان، آنکھ، دل سب کی باز پرس ہونی ہے۔(بنی اسرائیل:۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہذا ہمیں سوچنا چاہئے کہ اپنی سماعت، بصارت اور دل کی توجہات کا مرکز کسے بنایا جائے؟

آلاتِ موسیقی تیار کرنے والے، گانے والے، اسے سیکھنے سکھانے والے، اس کا انعقاد کرنے والے، اس میں دلچسپی لینے والے، اسے پھیلانے والے، اسے سننے اور سنانے والے، غرض کروڑوں افراد موسیقی کی طرف متوجہ ہیں اگر یہ اپنا وقت ملی ترقی کے لئے صرف کریں تو بہت جلد دینوی خوشحالی اور اخروی فلاح حاصل کی جا سکتی ہے۔

۵۔ موسیقی جہالت کا فروغ:

آج ہر فرد کا قیمتی وقت غلط وفحش گانوں اور ڈراموں کی نذر ہو رہا ہے، اسکول کے بچوں کو فن اور آرٹ کے نام پر موسیقی کا زہر پلایا جا رہا ہے، مثلاً فینسی ڈریس شو، پتلی تماشا، ٹیبلو شو، کارٹون کہانیاں، تصویر سازی، میوزک شو، مینا بازار اور رقص کی تعلیم پر قومی ادارے اور اخبارات، رسائل، سکول کالج، فلاحی ادارے دھڑا دھڑ وقت اور دولت کرر ہے ہیں۔ دعویٰ یہ ہے کہ یہ بچوں کی تربیت کرر ہے ہیں۔ لیکن تعلیم سے بے بہرہ رکھ کر تا کہ یہ قوم کی کوئی علمی وعملی خدمت نہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُوا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ۝ (تحریم:۶)

بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو آگ سے

لیکن ہمارے معاشرے نے اس دنیا ہی میں انہیں آگ میں جھونکنے کا عزم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے، اس لئے تعلیم کے نام پر ثقافت کی عیاشانہ تعلیم دی جاتی ہے..... سچ کہا اکبرالہ آبادی مرحوم نے۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

۲۔ جسمانی بیماریوں کا پھیلاؤ:

موسیقی سن کر دماغ مسحور و مدہوش ہو جاتے ہیں جبکہ شہوانی اعضاء میں بیداری کی لہر دوڑ نے لگتی ہے، ان میں اشتعال پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ موسیقی ختم ہونے کے بعد کچھ دیر تک اس کا اثر عضلات و اعصاب پر طاری رہتا ہے۔ لیکن جیسے جیسے اثر ختم ہوتا جاتا ہے بیدار اعضاء میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جسمانی اور نفسانی خواہش دوبارہ اس کی لذت کی مانگ کرتی ہے۔ یوں بار بار اس عمل کو دہرانے سے تیزی سے بیداری اور سستی کا عمل وقوع پذیر ہوتا رہتا ہے، لہذا قویٰ وقت سے پہلے طبعی کارکردگی کھو دیتے ہیں۔

ماہرین صحت کے مطابق صبح خیزی صحت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ دین اسلام نے ہر مسلمان پر صلوۃ الفجر کا فریضہ عائد کر کے اس نسخے سے سب کو مستفید ہونے کا موقع مہیا کیا ہے، لیکن جدید دور کی ہنگامہ پرور تقریبات کا عالم یہ ہے کہ سب رات گئے تک جاری رہتیں ہے مثلاً، شادی، سالگرہ، رسم مہندی، محافل موسیقی، شام غزل، ٹی وی کے رنگا رنگ پروگرامز اور فلم کا آخری شو وغیرہ ان تقریبات اور پروگراموں سے لطف اندوز ہونے والے چونکہ رات گئے تک بیدار رہتے ہیں، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے صبح دیر سے اٹھنے کے عادی ہوتے ہیں، لہذا سحر خیزی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

چونکہ رات اللہ تعالیٰ نے سونے کے لیے بنائی ہے، اس لئے اس خلاف فطرت کام سے بھی انسانی صحت تنزل کا شکار ہو جاتی ہے۔

پردہ ء سکرین چھوٹا ہو یا بڑا، اس سے خارج ہونے والی لہریں انسانی جلد، دل اور آنکھوں کو متاثر کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹی وی اور فلم کے رسیا لوگوں کی بینائی جلد کمزور ہو جاتی ہے۔

خود موسیقار کی صحت کے لئے بھی موسیقی مضر ہے۔ چونکہ یہ لوگ اپنی خوش گوئی اور جسمانی آرائش پر ہی متوجہ رہتے ہیں، اس لئے ان کا چہرہ جلد مرجھا جاتا ہے، رنگت پیلی پڑ جاتی ہے، میک اپ کی وجہ سے جلد خراب ہو جاتی ہے، حسن ماند پڑ جاتا ہے، کارکردگی کھو جاتی ہے تو یہ لوگ معاشرے کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ کل تک جن کے حوالے سے اخبارات و رسائل خصوصی ایڈیشن شائع کرتے تھے اور جن کو پرستاروں کا ہجوم ہیکراں گھیرے رہتا تھا، آج انہیں کوئی پوچھتا تک نہیں۔ کیونکہ جسمانی تلذذ انسان کی وقتی ضرورت ہے۔ اس لئے لوگ ابھرتے ہوئے فنکاروں کی پذیرائی میں لگے رہتے ہیں اور پرانے فنکار حسرت ویاس، تنہائی ومحرومی کا شکار ہو کر قبر کی گود میں جا سوتے ہیں، ان میں کئی لوگ تو محرومیوں اور گمنامیوں سے دل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

نو جوان لڑکے اور لڑکیاں فنکار بننے کے شوق میں ہمہ وقت ان کے ہاں چکر لگاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کی ڈرائیوری، طباخی، یا چوکیداری ہی مل جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ ان سے تعلق استوار ہو سکے۔ اس طرح اس شوقِ آوارگی میں وہ نو جوانی کا عرصہ گراں ضائع کر دیتے ہیں۔

۷۔ خود فریبی:

موسیقی کا ایک نقصان یہ ہے کہ انسان خود فریبی کا شکار ہو جاتا ہے، موسیقی کے ذریعے کمانے والے لوگ اسے قوم کی خدمت قرار دیتے ہیں۔ سماجی کارکن موسیقی اور کھیل کے انعقاد کے ذریعے رقوم اکٹھی کر کے خدمتِ خلق کرتے ہیں، وہ اپنے زعم میں بھلائی کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ سب بیکار ہیں۔ کیونکہ وہ صرف حلال کمائی قبول کرتا ہے۔

موسیقار اور اس پیشے سے وابستہ لوگ بھی اپنے آپ کو قوم کا سب سے بڑا خدمت گار تصور کرتے ہیں، اپنی عارضی شہرت کو نیک نامی سمجھتے ہیں۔ رسائل و جرائد بھی اس فن کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ غرض شیطان ان سب کے سامنے گناہ سجا بنا کر پیش کرتا ہے تا کہ انسان گناہ کی گرفت سے نہ نکل سکے۔

۸۔ بے ہنگم شور سے سکون غارت:

ہمارے اردگرد ہر جگہ کو موسیقی کے بے ہنگم شور نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ دکان، ہوٹل، گھر، بازار، کار، ویگن، بس، گاڑی، کون سی جگہ ہے جہاں موسیقی نہیں، آج یہ سلسلہ شیطان نے اس طرح پھیلا رکھا ہے کہ اس سے پیچھا چھڑانے والے بھی اس سے بچ نہیں سکتے، ہر گھر گلی محلے میں کسی نہ کسی نام اور شکل میں موسیقی ضرور موجود ہے۔ یہاں تک کہ گھروں میں کال بیل، بسوں کے ہارن، ٹیلی فون کی گھنٹی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر مصنوعات اور کھلونوں میں موسیقی ضرور ترتیب دی گئی ہے۔رہی سہی کسر فلموں، سٹیج ڈراموں اور اسی قبیل کے دوسرے پروگراموں کے اشتہارات پوری کر دیتے ہیں۔ دیواریں، بازار، گلیاں، ویگنیں، موسیقی کے فحش گیتوں سے آلودہ نظر آتے ہیں۔

۹۔ ایذا رسانی:

کوئی بیمار ہو یا معروف مطالعہ..... کسی کے آرام کا وقت ہو یا کام کا...... کوئی عبادت میں مصروف ہو یا تلاوت میں۔ موسیقی چیخ چیخ کر کانوں کے پردے پھاڑ رہی ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (نساء:۳۶)

''اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں رشتہ داروں، پڑوسیوں، اجنبی ہمسایہ، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے بھی''

''یعنی اپنے ہمسفر، ہمسایہ، ہم پیشہ، ہم جلیس، ہم محلّہ، کے ساتھ حسن سلوک کرو اس کے آرام وسکون کا خیال رکھو۔''

الصاحب بالجنب سے مراد ہم نشین دوست بھی ہے اور ایسا شخص بھی جس سے کہیں کسی وقت کسی آدمی کا ساتھ ہو جائے۔ مثلاً بازار جا رہے ہوں اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہو، کسی دکان پر سودا خریدتے وقت کوئی دوسرا خریدار بھی ساتھ ہو، سفر کے درمیان کوئی دوسرا مسافر ساتھ ہو، جماعت میں ساتھ بیٹھنے والا طالب علم یا دفتر میں ساتھ کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا۔ غرض یہ عارضی ہمسائیگی بھی ہر شریف اور مہذب انسان پر حق عائد کرتی ہے کہ وہ حتی الامکان اس کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اور اسے تکلیف دینے سے مجتنب رہے۔ (تفہیم القرآن جلد اول)

لیکن آج کون سا ایسا ہم نشین ہے، ایسی دکان ہے، ایسا دفتر ہے، ایسا ہوٹل ہے، ایسی سڑک ہے، ایسی سواری ہے، جس میں موسیقی کا بے ہودہ اور بے ہنگم شور نہیں۔ کیا اس طرح ہم اپنے ہم نشینوں اور پڑوسیوں کو تکلیف دینے کا ارتکاب نہیں کرتے

۱۰۔ بت پرستانہ انہماک:

ناچ گانے کی محفلوں کو اس قدر اہمیت دی جانے لگی ہے کہ گھر کا ہر چھوٹا اور بڑا فرد دنیا و مافیہا سے بے خبر پردہ سکرین کے سامنے نظریں جمائے بیٹھ جاتا ہے اور جب تک پروگرام ختم نہیں ہوتا اسی طرح جم کر بیٹھا رہتا ہے جیسے بت کے سامنے پجاری۔

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم سے کہا تھا۔

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ○

"یہ کیسی مورتیں ہیں جن کے سامنے تم جم کر بیٹھے ہو"

افسوس تو یہ ہے کہ آج گھروں میں اس قسم کے آرٹ اور آلات رکھنا امارت کی علامت اور فیشن بن گیا ہے۔ باورچی خانوں سے ڈرائنگ روم تک ہر کمرے میں ٹی وی سیٹ ضرور موجود ہوتا ہے اور پھر اس فیشن پر عذر کی بجائے فخر کیا جاتا ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ موسیقی، شراب اور ڈانس:

تینوں لازم وملزوم ہیں۔ جو موسیقی کی لت میں گرفتار ہوتا ہے، اس کے لئے ڈانس اور شراب کا استعمال دور کی بات نہیں کیونکہ یہ اپنے آغاز ہی سے موسیقی کی محفلوں، کلبوں اور تقریبوں میں ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں یوں بھی موسیقی شیطان کی آواز ہے اور شراب اس کا مشروب۔

۱۲۔ نت نئے فیشن کا منبع:

گویے، سازندے، اداکار اور اس قبیل کے تمام لوگ اپنے جسمانی حسن اور چال ڈھال پر خصوصی توجہ دیتے ہیں تاکہ لوگوں کے لئے کشش کا باعث بن سکیں بھڑ کیلے اور منفرد تراش خراش والے کپڑے پہننا، بالوں کے نئے نئے سٹائل بنانا، مٹک مٹک کر چلنا اور مصنوعی انداز اپنا اپنا کر بات چیت کرنا ان لوگوں کا وطیرہ ہوتا ہے۔

اس فن سے لطف اندوز ہونے والے بھی انہی جیسے ڈیزائن اور فیشن اپنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، بوتیک سینٹر، ہیئر ڈریسر، ہئیر پولی کلینک اور ایسے ہی دلکش ناموں سے جگہ جگہ سنٹر کھلے ہوئے ہیں۔ اس کام پر کتنا وقت اور پیسہ خرچ ہورہا ہے ۱۹۸۹ء میں صرف کراچی کی سروے رپورٹ کے مطابق عید الفطر کے موقع پر ایک دن میں ۵ کروڑ روپے صرف ہوئے (روزنامہ جنگ)

۱۳۔ حسن پرستی، خود پرستی:

خوبصورت بننا، جوانی کو تا دیر قائم رکھنا، خوش گلوئی کو جوان رکھنا، غمزہ و ادا سے دوسروں پر ڈورے ڈالنا، موسیقی اور اس کے متعلقہ شعبوں کا اختصاص ہے، اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے موسیقاروں یا فن کاروں کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ مت پوچھئے۔ سمارٹ بننے کے لئے فاقے کئے جاتے ہیں اور اسی میں بعض لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ جسم کو بے جا اذیت دینا جسم کے حقوق غصب کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

بعض لوگ پلکوں کے بال نوچ کر... چہرے کے زائد بال صاف کر کے...... عورتیں سر کے بال ترشوا کر مردانہ ساخت بنا لیتی ہیں..... مرد اپنی داڑھی اور مونچھیں صاف چٹ کر کے نسوانی چہرہ بنانے میں لگے رہتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ ان تمام حرکات کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی، دانتوں کو خوبصورتی کے لئے کشادہ کرنے والی اور کروانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' (صحیح مسلم)

نیز فرمایا۔

''لعنت ہے اس عورت پر جو مردوں جیسے کپڑے پہنے۔''

اس غیر اخلاقی حرکت کی انتہا ہو چکی اور اب تو باقاعدہ جنس تک تبدیل کروا لیتے ہیں۔

۱۴۔ دھوکہ دہی:

بال کالے کرنا، جسم کو میک اپ کے ذریعے من پسند رنگ اور عمر میں تبدیل کرنا، جنس مخالف کا لباس پہن کر خود کو وہی ثابت کرنا، یہ سب صریح دھوکہ دہی ہے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھوکہ دہی منافقت کی علامت ہے، گانے بجانے والے لوگ اس انداز سے دوسروں کو دھوکہ دینے میں سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ جوانی کو سدا بہار دیکھنے کی تمنا کرنے والا پہلا شخص فرعون تھا، اس نے سیاہ خضاب کا استعمال کیا حالانکہ دین اسلام میں سفید بال بزرگی کی علامت ہیں۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے بال سفید ہوئے آپ نے کہا یا اللہ! یہ کیا ہے؟ حکم ہوا بزرگی کا نور ہے۔ عرض کیا ''یا اللہ! میرا نور اور زیادہ کردے۔

۱۵۔ نظریں لڑانا:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذَالِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ۝ (النور:۳۰،۳۱)

اے نبی ﷺ! مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو (غیر عورتوں کی دید سے) باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ ان سے باخبر ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو (غیر مردوں کی دید سے) باز رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

لیکن موسیقی اور اس کے متعلقہ شعبوں میں نظر کا بچاؤ کرنے کے بجائے نظر لڑانے اور اور دوسری صنف پر نظریں جمانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کہ رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ آنکھ زنا کرتی ہے اور اس کا زنا بری نیت سے دیکھنا ہے۔(صحیح مسلم کی ایک حدیث کا حصہ)

۱۷۔ حیا کے تقاضے پامال:

فرمان رسول ﷺ ہے۔

الحیاء من الایمان

حیا ایمان میں سے ہے(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

حیاء برائی کے مقابلے میں ایک جھجک، ایک آڑ، ایک پردہ، ہے۔ اپنے ایمان، عمل اور گفتگو میں اسلامی حدود کا پابند رہنا اور اسلامی اخلاق کے حصار میں رہنے کا نام حیاء ہے، حیاء کا پردہ اگر ایک بار ہٹا دیا جائے تو پھر آدمی کے لئے بار بار اسے توڑنا آسان ہو جاتا ہے اگر حیاء نہ ہو تو انسان جو جی میں آئے کرے۔ لیکن غور کریں تو موسیقی ان حدود کو توڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔

گذشتہ سطور میں جتنے نقصانات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ان سب کا ارتکاب تب ہی ہوتا ہے۔ جب حیاء کا تقاضہ پامال کر دیا جائے۔

۱۸۔ بے حیائی کا پھیلاؤ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......

لا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن (انعام:۱۵۱)

اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے کھلی ہو یا چھپی۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ـذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ (نور:۱۹)

''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے گروہ میں بے حیائی کی اشاعت
ـان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے۔ اور آخرت میں بھی''

موسیقی کا کون سا پہلو ہے جو بے حیائی اور فحاشی سے خالی ہے۔ آواز۔ ساز۔ رقص۔
ـائے جانے والے نغمات۔ سب اپنی اپنی جگہ بے حیائی پھیلانے میں حصہ لے رہے
ـں۔

۱۔ تبرج الجاہلیہ کا ارتکاب:

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو حکم دیا ہے کہ

- وہ اس طرح پاؤں پٹخ کر نہ چلیں کہ لوگ آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہوں۔
- ایسا زیور پہن کر نہ نکلیں جس کی آواز دوسرے سنیں۔
- ایسی خوشبو لگا کر نہ نکلیں جو دوسروں کو اپنی موجودگی کا احساس دلائے۔
- ایسی لوچ دار آواز میں بات نہ کریں کہ کسی کے دل میں میل پیدا ہو۔
- اپنی نظریں نیچی رکھیں اور سینوں اور چہروں پر اوڑھنی ڈال کر باہر نکلیں۔

غور کریں موسیقی میں ان تمام احکامات کی صریح خلاف ورزی پائی جاتی
ہے۔ پاؤں کو مختلف انداز میں اوپر نیچے کرنا، کولہے مٹکانا، موسیقی کا لازمی جزو ہے۔ ہر
ـص کرنے والا گھنگھرو یا پازیب ضرور استعمال کرتا ہے۔ ہر گانے والا یا اس قبیل کے
ـگ تیز خوشبوئیں استعمال کرتے ہیں، آواز وہ بنیادی چیز ہے جس سے موسیقی ظہور
ـں آتی ہے اور موسیقی تمام تر گلے کی لوچ پر منحصر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آواز کی لوچ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سختی سے منع فرمایا ہے۔

عربی کا محاورہ ہے ''الا ذن تعشق قبل العین ''''آنکھ سے پہلے کان عشق لڑاتا ہے'' یہ آواز کا جادو ہے کہ ریڈیو، ٹی وی، فلم، سٹیج، کے فنکاروں کی تعریف ان کی آواز کے حوالے ہی سے کی جاتی ہے، بے حیائی اور فحاشی کے اس سب سے پہلے دروازے کا پٹ آج ہر شخص پر وا ہو چکا ہے، ایک چھوٹا سا بچہ بھی جب انہیں خط لکھتا ہے تو سب سے زیادہ آواز ہی کی شیرینی اور خوبصورتی کی تعریف کرتا ہے۔

جہاں تک چہروں اور سینوں پر اوڑھنیوں کا تعلق ہے یہ خطرناک فحاشیت کس قدر بے راہرو ہو چکی ہے، اس کا سر راہ چلنے والی خواتین کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سینہ اور چہرہ تو ایک طرف اب تو پورے جسم کی نمائش اور مقابلہ حسن تک منعقد ہونا شروع ہو رہے ہیں۔

نظریں نیچی رکھنے کا حکم غیر محرم مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔ اور اس پر سختی سے عمل کا حکم دیا گیا ہے۔

عوام کو اس فن سے کتنا پیار ہے، لوگ اس کے کتنے خریدار ہیں، شوقین ہیں، اس کا اندازہ دیواروں پر مبنی فلمی اشتہاروں کی بھرمار، ننگی تصویریں، اور برساتی کیڑوں کی مانند پھیلے ڈائجسٹوں اور اخبارات کے میگزین سے ہوتا ہے۔

۲۰۔ غیرت کا جنازہ:

یہی وجہ ہے کہ بے غیرتی نے معاشرے پر اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں۔ ماں باپ، بہن بھائی باہم مل کر ایسے گندے گندے مناظر دیکھتے ہیں کہ جن سے انسانیت کانپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھے اور غیرت سر پیٹ کر رہ جائے، کالج میں پڑھنے والے نوجوانوں کا موضوع سوائے فلمی اداکاروں اور فنکاروں کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔ گھروں میں فنکاروں کی تصاویر آویزاں کی جاتی ہیں، ان کے فیشن اور اسٹائل اپنائے جاتے ہیں، ان کی چھوٹی چھوٹی خبر کو بھی نمایاں جگہ دی جاتی ہے، تاکہ اخبارات بک سکیں۔

بے غیرتی کی اس سے بڑی اور بات کیا ہوگی کہ کتھک ناچ ناچنے والے نقیر سا گا نے روز نامہ جنگ کو انٹرویو دیا اور کہا کہ ملک میں اس فن کا اس کے ہم پلہ کوئی نہیں سوائے اس کی بیٹی کے۔ لندن میں ہم دونوں نے مل کر یہ ناچ پیش کیا جسے ناظرین کی بہت بڑی تعداد نے دیکھا اور پسند کیا۔

اسی طرح آج کل دو فلمی نام...... نازیہ اور زوہیب...... مشہور ہیں دونوں ہیں تو بہن بھائی لیکن ان کا کہنا ہے کہ اگر وہ بہن بھائی نہ ہوتے تو شادی کر لیتے......

گویا دونوں بہن بھائی کے رشتے کے حوالے سے نہیں بلکہ محبوب اور محبوبہ کی حیثیت سے باہم رقص اور گیت پیش کرتے ہیں۔ آپ ہی بتایئے ایسی ثقافت جو رشتے کا تقدس ہی چھین لے۔ وہ ثقافت ہے یا حماقت۔

۲۱۔ قوم کی اجتماعی موت:

آ تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر وسناں اول، طاؤس ورباب آخر

تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھیں تو ان میں ہر قوم کے زوال کے پس پردہ عیاشی ہی کارفرما نظر آئے گی۔ مشہور مورخ ابن خلدون ہر عہد کے سلاطین وخلفاء اور اقوام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عروج وزوال کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک ہی استدلال پیش کرتے ہیں کہ آغاز میں جب حکومت اور قوم سادگی پرکار بند تھی اور جہاد و مشقت اور تندہی کو سینے سے لگائے ہوئے تھی، اپنے عروج پر تھی۔ جیسے ہی تعیش، سہل پسندی، راگ رنگ کی طرف راغب ہوئی اس قوم اور حکومت کو زوال آ گیا۔

جب قومیں راگ رنگ کی رسیا ہو جائیں، جب اکثریت لہو ولعب میں مشغول ہو جائے، جب معاشرے میں عزت میراثیوں، بھانڈوں، سازندوں، گویوں کی ہونے لگے، اور اہل علم کا استخفاف ہونے لگے اور لوگ تکنیکی، فلاحی، تحقیقی مشاغل سے کنارہ کشی کر لیں، تو پھر اس قوم پر زوال ضرور آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حکمت و دانش ربانی نے یہ راز صدیوں پہلے آشکار کر دیا تھا۔ صحیح مسلم میں ہے۔

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصنوعی بالوں کا ایک گچھا ہاتھ میں لے کر فرمایا...... لوگو! میں نے خود رسول ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا" یہود پر زوال تب آیا جب ان کی عورتوں نے اس کا استعمال شروع کر دیا۔"

یعنی عورتوں نے حسن پرستی کا ارتکاب کیا، مردان کے گرویدہ ہونے لگے، بے حیائی کی زہریلی گیس چھا گئی اور پھر بے حیائی کے لوازمات، ساز، آواز، موسیقی، بے پردگی، غیر محرموں کے امتیاز کا فقدان، بے باکی یہ ساری چیزیں معاشرے میں در آئیں تو قوم پستیوں، ذلتوں اور لعنتوں کا شکار ہو گئی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیقی سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر

آج ہر انسان انتشار کا شکار ہے، مشکلات ومصائب نے اسے گھیر رکھا ہے، معاشرتی، معاشی، اخلاقی، جسمانی، اورنفسیاتی ہر قسم کی الجھنوں سے دو چار ہے۔ اس سے نجات کے لئے وہ نمازیں پڑھتا ہے، دعائیں کرتا ہے، قرآن خوانی کرتا ہے، یٰسین پڑھاتا ہے، آیت کریمہ کاورد کراتا ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ ہمارے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر ایسی مجلس جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ رحمت کے فرشتے نزول کرتے ہیں۔ ایسا گھر، ایسی جگہ، جہاں اللہ کا ذکر ہو نماز، تلاوت، یادعا ہو رہی ہو وہاں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ ہم مذکورہ تمام اعمال کرتے ہیں لیکن مشکلات ویسی کی ویسی رہتی ہیں، ہمارے گھر، ہمارے دل، ہمارے آنگن سکون کی روشنی سے محروم رہتے ہیں آخر کیوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ذکر دعا، صلوٰۃ وتلاوت کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن ہمارے آس پاس کتا، تصویر، اور گانے بجانے کے آلات کی دیوار کھڑی ہوتی ہے جو رحمت و برکت وسکینت کا مژدہ لے کر آنے والے فرشتوں کا راستہ روک دیتی ہیں۔ ایسے میں پریشانیاں دور ہوں تو کیسے۔ گویا رحمت و برکت کے حصول کے لئے اپنے گھر، اپنے ماحول اور اپنے آپ کو کتا، تصویر، اور موسیقی سے دور رکھنا اشد ضروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر یہ رسول ﷺ کے گھر میں بھی ہوں تو وہاں فرشتے نہیں آتے (بحوالہ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گانا بجانا ہماری تہذیب میں رچ بس گیا ہے۔ ہماری فضا میں ہر وقت اس کی گونج شامل رہتی ہے۔

- ٹی وی کے خلاف اپنے دل میں نفرت پیدا کریں پھر بچوں کو اس کی شیطانی حرکات سے ایسے آگاہ کریں اس طرح انہیں سمجھائیں کہ وہ اس کو یوں خود سے دور رکھیں جیسے انسان آگ سے خود کو بچاتا ہے..... تفصیل کے لیے دیکھیے راقمہ کی کتاب ٹی وی گھر میں کیوں؟
- گھنگھروؤں اور گھنٹیوں والے زیورات..... لباس..... اور پردوں کا استعمال ترک کر دیں۔
- گھروں میں گھنٹی ایسی لگوائیں جو صرف ٹوں کی آواز پیدا کرے، موسیقی والی گھنٹی مت لگوائیں..... بلکہ ایسی گھنٹی بھی ہے جسے دبانے پر یہ آواز پیدا ہوتی ہے۔

"السلام علیکم! آپ کے دروازے پر کوئی آیا ہے دروازہ کھولئے۔"

- گھنگھرو والے زیوارت سے اجتناب کریں۔
- اگر پڑوسی کی عادت بلند آواز سے ریڈیو یا ٹی وی، چلانے کی ہے تو اسے نرمی سے آواز ہلکی رکھنے پر آمادہ کریں۔ اسے گانے بجانے کے سننے کی قباحت سے آگاہ کریں۔ دین کا نقطہ نظر سمجھائیں۔
- جس گاڑی یا ویگن میں کیسٹ (گانے کی) چل رہی ہے، اس کے ڈرائیور کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر کے لئے بند کرنے کے لئے کہیں۔ مناسب موقع دیکھ کر اسے اس کے برے اثرات سے آگاہ کریں۔ اگر آپ مرد ہیں۔ تو اسے اپنی جیب سے متبادل کیسٹ نعت، نظم یا ترانے (بغیر ساز کے) پر مبنی سننے کے لئے دیں۔

o یاد رکھئے کتا، تصویر، اور گانے بجانے کے آلات اور آواز سے پرہیز کرنا، رحمت کے فرشتوں کی آمد کے لئے لازمی ہے۔ ہم مہلک بیماری کے لئے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق مکمل پرہیز کرتے ہیں۔ دنیا کے سب سے عظیم حکیم علیم اللہ کے ترجمان، رسول علم وحکمت کی بتائی ہوئی پرہیز پر بھی عمل کر کے دیکھیں۔ ہم ذکر و دعا، تلاوت وصلوٰۃ سے علاج کریں۔ اللہ کی رحمت و برکت کے فرشتوں کا حصار نصیب ہوگا اور مسرتیں ہمارے دم قدم ہوں گی۔

ان شاء اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ دعاء

نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعاء مانگا کرتے .....

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا رِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، نفع بخش علم کا، پاکیزہ رزق کا، اور مقبول عمل کا.....

لیکن! موسیقی اس دعا کی نفی کرتی ہے۔

یہ موسیقی رزق طیب کی بجائے خود رزق حرام ہے اور رزق حرام سے ہی پروان چڑھتی ہے۔

موسیقی ایک ایسا فن یا علم ہے جو نفع کی بجائے سراسر نقصان ہے یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں انتہائی مکروہ کام ہے۔

آیئے! آج ہی سے توبہ کر کے نبی کریم ہادی عالم ﷺ کی اس دعاء کو اپنے معمولات کا حصہ بنالیں اور اسے قلب کی گہرائیوں اور عمل کے پیرایوں میں بسالیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا رِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا (رواہ الطبرانی)

آمین!

(❀❀❀❀)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہماری مطبوعات

- تدریس الحروف (تعلیم و تدریس کا تشکیلی خاکہ) — محمد مسعود عبدہ رحمۃ اللہ علیہ
- خطوط علیم و نجیر کے نام — 〃
- خدا الحادی الاسماء الحسنیٰ — 〃
- ہجرت کی راہیں (قدم ---- بہ قدم منزل ---- بہ منزل) — 〃
- ننھے حارث کا خواب (ادب اطفال) — 〃
- منگنی اور منگیتر — ام عبد منیب
- بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق — 〃
- دیور اور بہنوئی — 〃
- ساس اور بہو — 〃
- بیٹی کی وراثت — 〃
- [illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین — 〃
- [illegible] — 〃
- [illegible] — 〃

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور